آنند صاحب

روحانیت کی طرف سفر
اردو ترجمہ

SikhBookClub.com
SGGSONLINE.COM

انڈیکس

آنند صاحب- -- 1

عبادت -- 33

فلسفہ برائے سفر --- 38

خواتین کا کردار -- 41

پگڑی کی اہمیت --- 46

آپ کے سفر میں عاجزی کلیدی جوہر -- 48

🙏🙏🙏We are distributing Free Gutkas, Divine message of the Guru globally in all the major languages, To Continue this Monumental task, please donate at https://sggsonline.com/donation

This Sewa has been done by Sewadars & SikhBookClub.

This text is only a translation and only gives the essence of the Guru's Divine word. For a more complete understanding, please read the Gurumukhi Sri Guru Granth Sahib Ji. If any errors are noticed, please notify us immediately via email at walnut@gmail.com.

Publisher

© Sikhbookclub.com

Chino, Ca 91710

ਰਾਮਕਲੀ ਮਹਲਾ ੩ ਅਨੰਦੁ

رامکلی محلہ 3 آنند

رامکلی مہلا ٣ آنندو

ੴ ਸਤਿਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ॥

اِک اونکار ستگُر پرساد

ست گرو پرسادی

ਅਨੰਦੁ ਭਇਆ ਮੇਰੀ ਮਾਏ ਸਤਿਗੁਰੂ ਮੈ ਪਾਇਆ ॥

اند بھئیا میری مائے ستگورُو میں پائیا

اے میری ماں ! دل میں مزہ ہی مزہ ہے، کیونکہ میں نے ست گرو کو پا لیا ہے۔

ਸਤਿਗੁਰੁ ਤ ਪਾਇਆ ਸਹਜ ਸੇਤੀ ਮਨਿ ਵਜੀਆ ਵਾਧਾਈਆ ॥

ستگُر تا پائیا سہج سیتی من وجِیا وادھائیا

ست گرو کو میں نے فطری و طبعی طور پر ہی حاصل کر لیا ہے، جس سے دل میں اطمینان پیدا ہوگیا ہے۔

ਰਾਗ ਰਤਨ ਪਰਵਾਰ ਪਰੀਆ ਸਬਦ ਗਾਵਣ ਆਈਆ ॥

راگ رتن پروار پریاں سبد گاون آئیا

یوں لگ رہا ہے جواہرات جیسے انمول موسیقی کے ساز اور پریاں خاندان کے ساتھ گیت گانے کے لیے آئی ہیں۔

ਸਬਦੋ ਤ ਗਾਵਹੁ ਹਰੀ ਕੇਰਾ ਮਨਿ ਜਿਨੀ ਵਸਾਇਆ ॥

سبدو تا گاووہ ہری کیرا من جِنی وسائیا

جنہوں نے پرماتما کو دل میں بسا لیا ہے، وہ بس اس کی حمد کریں۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਅਨੰਦੁ ਹੋਆ ਸਤਿਗੁਰੂ ਮੈ ਪਾਇਆ ॥੧॥

1۔ کہے نانک اند ہوا ستگُرُو میںَ پایا

نانک کہتے ہیں کہ ستگرو کو پا کر دل میں سکون پیدا ہو گیا ہے۔

ਏ ਮਨ ਮੇਰਿਆ ਤੂ ਸਦਾ ਰਹੁ ਹਰਿ ਨਾਲੇ ॥

اے من میریا تُو سدا رہو ہر نالے

اے میرے دل ! تو ہمیشہ پرماتما کی یادوں میں ڈوبا رہ۔

ਹਰਿ ਨਾਲਿ ਰਹੁ ਤੂ ਮੰਨ ਮੇਰੇ ਦੂਖ ਸਭਿ ਵਿਸਾਰਣਾ ॥

ہر نام رہو تُو من میرے دُوکھ سبھ وِسارنا

اے دل ! پرماتما کے ذکر میں مشغول رہو گے تو وہ تیرے سبھی دکھ بھلا دے گا۔

ਅੰਗੀਕਾਰੁ ਓਹੁ ਕਰੇ ਤੇਰਾ ਕਾਰਜ ਸਭਿ ਸਵਾਰਣਾ ॥

انگیکار اوہ کرے تیرا کارج سبھ سوارنا

وہ تیرا ہی ساتھ دیتا رہے گا اور تیرے سبھی کام مکمل کرنے والا ہے۔

ਸਭਨਾ ਗਲਾ ਸਮਰਥੁ ਸੁਆਮੀ ਸੋ ਕਿਉ ਮਨਹੁ ਵਿਸਾਰੇ ॥

سبھنا گلا سمرتھ سوامی سو کیوں منو وِسارے

جو مالک سبھی باتیں پوری کرنے پر قادر ہے، اسے کیوں دل سے بھلا رہے ہو؟

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਮੰਨ ਮੇਰੇ ਸਦਾ ਰਹੁ ਹਰਿ ਨਾਲੇ ॥੨॥

کہے نانک من میرے سدا رہو ہر نالے ۔2

نانک کہتے ہیں کہ اے میرے دل ! ہمیشہ پرماتما کے ساتھ امید سے رہو۔

ਸਾਚੇ ਸਾਹਿਬਾ ਕਿਆ ਨਾਹੀ ਘਰਿ ਤੇਰੈ ॥

ساچے صاحبا کیا نہیں گھر تیرے

اے سچے مالک ! تیرے گھر میں کیا کچھ نہیں ہے؟

ਘਰਿ ਤ ਤੇਰੈ ਸਭੁ ਕਿਛੁ ਹੈ ਜਿਸੁ ਦੇਹਿ ਸੁ ਪਾਵਏ ॥

گھر تا تیرے سبھ کچھ ہے جس دیہہ سو پاوے

تیرے گھر میں تو سب کچھ ہے، لیکن جسے تو دیتا ہے، وہی حاصل کرتا ہے۔

ਸਦਾ ਸਿਫਤਿ ਸਲਾਹ ਤੇਰੀ ਨਾਮੁ ਮਨਿ ਵਸਾਵਏ ॥

سدا صِفت صلاح تیری نام من وساوے

جو ہمیشہ تیری عظمت بیان کرتے ہیں، ان کے دل میں نام ہی بس جاتا ہے۔

ਨਾਮੁ ਜਿਨ ਕੈ ਮਨਿ ਵਸਿਆ ਵਾਜੇ ਸਬਦ ਘਨੇਰੇ ॥

نام جِن کے من وسیا واجے سبد گھنیرے

جن کے جگر میں نام بس جاتا ہے، ان کے دل میں لاتعداد الفاظ کے باجے بجتے رہتے ہیں۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਸਚੇ ਸਾਹਿਬ ਕਿਆ ਨਾਹੀ ਘਰਿ ਤੇਰੈ ॥੩॥

3۔ کہے نانک سچے صاحب کیا نہیں گھر تیرے

نانک کہتے ہیں کہ اے سچے مالک ! تیرے گھر میں بھلا کیا کچھ نہیں ہے؟

ਸਾਚਾ ਨਾਮੁ ਮੇਰਾ ਆਧਾਰੋ ॥

ساچا نام میرا آدھارو

واہے گرو کا سچا نام ہی میری پہچان ہے۔

ਸਾਚੁ ਨਾਮੁ ਅਧਾਰੁ ਮੇਰਾ ਜਿਨਿ ਭੁਖਾ ਸਭਿ ਗਵਾਈਆ ॥

ساچ نام ادھار میرا جن بھُکھاں سبھ گوائیاں

اس کا اصل نام ہی میرا سہارا ہے، جس نے ہر طرح کی بھوک کو مٹا دیا ہے۔

ਕਰਿ ਸਾਂਤਿ ਸੁਖ ਮਨਿ ਆਇ ਵਸਿਆ ਜਿਨਿ ਇਛਾ ਸਭਿ ਪੁਜਾਈਆ ॥

رسانت سُکھ من آئے وسیا جِن اِچھاں سبھ پجائیاں

جس نام نے میری سب تمنائیں پوری کر دی ہیں، وہ راضی و خوشی میرے دل میں بس گیا ہے۔

ਸਦਾ ਕੁਰਬਾਣੁ ਕੀਤਾ ਗੁਰੂ ਵਿਟਹੁ ਜਿਸ ਦੀਆ ਏਹਿ ਵਡਿਆਈਆ ॥

سدا قُربان کِیتا گرُو وِٹھو جِس دیاں ایہہ وڈیائیاں

میں اس گرو پر ہمیشہ قربان جاتا ہوں، جس نے یہ بڑائی عطا کی ہے۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਸੁਣਹੁ ਸੰਤਹੁ ਸਬਦਿ ਧਰਹੁ ਪਿਆਰੋ ॥

کہے نانک سُنو سنتہو سبد دھرو پیارو

نانک کہتے ہیں کہ اے سنتوں ! ذرا غور سے سنو: گرو لفظ سے پیار کرو۔

ਸਾਚਾ ਨਾਮੁ ਮੇਰਾ ਆਧਾਰੋ ॥੪॥

4ساچا نام میرا آدھارو۔

رب کا سچا نام ہی میری زندگی کا سہارا ہے۔

ਵਾਜੇ ਪੰਚ ਸਬਦ ਤਿਤੁ ਘਰਿ ਸਭਾਗੈ ॥

واجے پنچ سبد تِت گھر سبھاگے

اس خوش نصیب دل والے گھر میں رباب، پکھاوج، تال، ڈھنگرو اور شنکھ۔ پانچ طرح کی آوازوں والے لامحدود الفاظ بجتے ہیں۔

ਘਰਿ ਸਭਾਗੈ ਸਬਦ ਵਾਜੇ ਕਲਾ ਜਿਤੁ ਘਰਿ ਧਾਰੀਆ ॥

گھر سبھاگے سبد واجے کلا جِت گھر دھاریا

اس خوش نصیب دل کے گھر میں پانچ الفاظ بجتے ہیں، جس گھر میں پرماتما نے اپنی طاقت رکھی ہوئی ہے۔

ਪੰਚ ਦੂਤ ਤੁਧੁ ਵਸਿ ਕੀਤੇ ਕਾਲੁ ਕੰਟਕੁ ਮਾਰਿਆ ॥

پنچ دوُت تُدھ وس کیتے کال کنٹک ماریا

اے پریشور ! تو نے کامادک پانچ قاصدوں کو شکست دے کر بھیانک یمراج کو بھی مار دیا ہے۔

ਧੁਰਿ ਕਰਮਿ ਪਾਇਆ ਤੁਧੁ ਜਿਨ ਕਉ ਸਿ ਨਾਮਿ ਹਰਿ ਕੈ ਲਾਗੇ ॥

دھُر کرم پائیا تُدھ جِن کو سے نام ہر کے لاگے

رب کے نام میں وہی لوگ لگے ہیں، جن کی قسمت میں پہلے سے ہی ایسا لکھا ہے۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਤਹ ਸੁਖੁ ਹੋਆ ਤਿਤੁ ਘਰਿ ਅਨਹਦ ਵਾਜੇ ॥੫॥

5۔ کہے نانک تہہ سُکھ ہوآ تِت گھر انحد واجے

نانک کہتے ہیں کہ دل کے گھر میں لامحدود آواز آتی ہے، وہاں سکون آگیا ہے۔

ਸਾਚੀ ਲਿਵੈ ਬਿਨੁ ਦੇਹ ਨਿਮਾਣੀ ॥

ساچی لِوے بِن دیہہ نمانی

واہے گرو کی سچی لگن کے بنا یہ جسم بے قیمت ہے۔

ਦੇਹ ਨਿਮਾਣੀ ਲਿਵੈ ਬਾਝਹੁ ਕਿਆ ਕਰੇ ਵੇਚਾਰੀਆ ॥

دیہہ نمانی لِوے باجھو کیا کرے ویچاریا

سچی لگن کے بنا بے چارہ بے قیمت جسم کیا کر سکتا ہے؟

ਤੁਧੁ ਬਾਝੁ ਸਮਰਥ ਕੋਇ ਨਾਹੀ ਕ੍ਰਿਪਾ ਕਰਿ ਬਨਵਾਰੀਆ ॥

تُدھ باجھ سمرتھ کوئے ناہی کرِپا کر بنواریا

اے بنواری! تیرے سوا دوسرا کوئی طاقت ور نہیں، اپنی مہربانی کرو۔

ਏਸ ਨਉ ਹੋਰੁ ਥਾਉ ਨਾਹੀ ਸਬਦਿ ਲਾਗਿ ਸਵਾਰੀਆ ॥

ایس نو ہور تھاؤ ناہی سبد لاگ سواریا

اس جسم کی دوسری کوئی جگہ نہیں ہے، لفظ میں لگا کر ہی اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਲਿਵੈ ਬਾਝਹੁ ਕਿਆ ਕਰੇ ਵੇਚਾਰੀਆ ॥੬॥

6۔ کہے نانک لِوے باجھو کیا کرے ویچاریا

نانک کہتے ہیں کہ واہے گرو سے لگن کے بنا یہ بے چارہ جسم کیا کر سکتا ہے۔

ਆਨੰਦੁ ਆਨੰਦੁ ਸਭੁ ਕੋ ਕਹੈ ਆਨੰਦੁ ਗੁਰੂ ਤੇ ਜਾਣਿਆ ॥

آنند آنند سبھ کو کہے آنند گُرو تے جانیا

ہر کوئی مزے مزے کی بات کہتا ہے لیکن سچا مزہ گرو سے جان لیا ہے۔

ਜਾਣਿਆ ਆਨੰਦੁ ਸਦਾ ਗੁਰ ਤੇ ਕ੍ਰਿਪਾ ਕਰੇ ਪਿਆਰਿਆ ॥

جانیا آنند سدا گُر تے کِرپا کرے پیاریا

۔ سچا مزہ گرو سے جان لیا ہے، جو ہمیشہ ہی اپنے پیارے بندوں پر مہربانی کرتا ہے

ਕਰਿ ਕਿਰਪਾ ਕਿਲਵਿਖ ਕਟੇ ਗਿਆਨ ਅੰਜਨੁ ਸਾਰਿਆ ॥

کر کرپا کِل وِکھ کٹے گیان انجن ساریا

گرو مہربانی کر کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے اور آنکھوں میں علم کا سرمہ لگا دیتا ہے۔

ਅੰਦਰਹੁ ਜਿਨ ਕਾ ਮੋਹੁ ਤੁਟਾ ਤਿਨ ਕਾ ਸਬਦੁ ਸਚੈ ਸਵਾਰਿਆ ॥

اندروں جِن کا موہ تُٹا تِن کا سبد سچے سواریا

جن کا باطن سے رشتہ ٹوٹ گیا ہے، سچے رب نے کلام کے ذریعے ان کی زندگی خوبصورت بنا دی ہے۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਏਹੁ ਅਨੰਦੁ ਹੈ ਆਨੰਦੁ ਗੁਰ ਤੇ ਜਾਣਿਆ ॥੭॥

7۔ کہے نانک ایہہ انند ہے انند گُر تے جانیا

نانک کہتے ہیں کہ یہی سچا لطف ہے، جس لطف کی جانکاری گرو سے حاصل کی ہے۔

ਬਾਬਾ ਜਿਸੁ ਤੂ ਦੇਹਿ ਸੋਈ ਜਨੁ ਪਾਵੈ ॥

بابا جِس تُو دیہہ سوئی جن پاوے

اے بزرگ! جسے تو دیتا ہے، وہی آدمی حاصل کرتا ہے۔

ਪਾਵੈ ਤ ਸੋ ਜਨੁ ਦੇਹਿ ਜਿਸ ਨੋ ਹੋਰਿ ਕਿਆ ਕਰਹਿ ਵੇਚਾਰਿਆ ॥

پاوے تا سو جن دیہہ جِس نو ہور کیا کرہِ ویچاریا

وہی آدمی حاصل کرتا ہے، جسے تو خود دیتا ہے، کوئی دوسرا بے چارہ بھلا کیا کر سکتا ہے؟

ਇਕਿ ਭਰਮਿ ਭੂਲੇ ਫਿਰਹਿ ਦਹ ਦਿਸਿ ਇਕਿ ਨਾਮਿ ਲਾਗਿ ਸਵਾਰਿਆ ॥

ایک بھرم بھُولے پھرے دِہدِس اِک نام لاگ سواریا

کوئی الجھن میں بھولا ہوا ہے اور دسیوں سمتوں میں بھٹک رہا ہے، لیکن کسی نے نام میں مشغول رہ کر اپنی زندگی کو کامیاب کرلیا ہے۔

ਗੁਰ ਪਰਸਾਦੀ ਮਨੁ ਭਇਆ ਨਿਰਮਲੁ ਜਿਨਾ ਭਾਣਾ ਭਾਵਏ ॥

گُر پرسادی من بھئیا نِرمل جِنا بھانا بھاوئے

جنھیں واہے گرو کی رضا اچھی لگی ہے، گرو کی مہربانی سے ان کا ذہن پاکیزہ ہو گیا ہے۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਜਿਸੁ ਦੇਹਿ ਪਿਆਰੇ ਸੋਈ ਜਨੁ ਪਾਵਏ ॥੮॥

8کہے نانک جِس دیہہ پیارے سوئی جن پاوئے۔

نانک کہتے ہیں کہ جسے پیارا رب دیتا ہے وہی آدمی حاصل کرتا ہے۔

ਆਵਹੁ ਸੰਤ ਪਿਆਰਿਹੋ ਅਕਥ ਕੀ ਕਰਹ ਕਹਾਣੀ ॥

آوہ سنت پیاریہو اکتھ کی کرہِ کہانی

اے پیارے سنتوں! آؤ ہم مل کر ناقابل فہم رب کا تذکرہ کریں۔

ਕਰਹ ਕਹਾਣੀ ਅਕਥ ਕੇਰੀ ਕਿਤੁ ਦੁਆਰੈ ਪਾਈਐ ॥

کرہِ کہانی اکتھ کیری کِت دُآرے پائیے

ہم ناقابل فہم واہے گرو کا تذکرہ کریں اور سوچیں کہ اسے کس طریقے سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ਤਨੁ ਮਨੁ ਧਨੁ ਸਭੁ ਸਉਪਿ ਗੁਰ ਕਉ ਹੁਕਮਿ ਮੰਨਿਐ ਪਾਈਐ ॥

تن من دھن سبھ سونپ گُر کو حُکم منیئے پائیے

اپنا تن، من، دھن سب کچھ گرو کو سونپ کر اس کے حکم کی تعمیل کرکے ہی واہے گرو کو پایا جا سکتا ہے۔

ਹੁਕਮੁ ਮੰਨਿਹੁ ਗੁਰੂ ਕੇਰਾ ਗਾਵਹੁ ਸਚੀ ਬਾਣੀ ॥

حُکم منیئو گُورُو کیرا گاوہ سچی بانی

گرو کے حکم کی تعمیل کرو اور اس کی سچی حمد گاؤ۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਸੁਣਹੁ ਸੰਤਹੁ ਕਥਿਹੁ ਅਕਥ ਕਹਾਣੀ ॥੯॥

9۔ کہے نانک سُنہو سنتو کتھئیو اکتھ کہانی۔

نانک کہتے ہیں کہ سنتوں ! سنو، واہے گرو کا نہ ختم ہونے والا تذکرہ کرو۔

ਏ ਮਨ ਚੰਚਲਾ ਚਤੁਰਾਈ ਕਿਨੈ ਨ ਪਾਇਆ ॥

اے من چنچلا چترائی کنےَ نہ پائیا

اے ہشیار دماغ ! چالاکی سے کسی نے بھی واہے گرو کو حاصل نہیں کیا۔

ਚਤੁਰਾਈ ਨ ਪਾਇਆ ਕਿਨੈ ਤੂ ਸੁਣਿ ਮੰਨ ਮੇਰਿਆ ॥

چترائی نہ پائیا کنےَ توُ سُن من میریا

اے میرے دل ! تو دھیان سے میری بات سن، چالاکی سے کسی نے بھی واہے گرو کو حاصل نہیں کیا۔

ਏਹ ਮਾਇਆ ਮੋਹਣੀ ਜਿਨਿ ਏਤੁ ਭਰਮਿ ਭੁਲਾਇਆ ॥

اِہ مایا موہنی جِن ایت بھرم بھُلایا

یہ دولت ایسا جادو ہے جس نے مخلوق کو الجھن میں ڈال کر حقیقت کو بھلایا ہوا ہے۔

ਮਾਇਆ ਤ ਮੋਹਣੀ ਤਿਨੈ ਕੀਤੀ ਜਿਨਿ ਠਗਉਲੀ ਪਾਈਆ ॥

مائیا تا موہنی تنے کیتی جِن ٹھگولی پائیا

یہ جادوئی دولت بھی اس واہے گرو کی ہی پیدا کی ہوئی ہے، جس نے لالچ نامی دھوکے کی بوٹی مخلوق کے منہ میں ڈالی ہوئی ہے۔

ਕੁਰਬਾਣੁ ਕੀਤਾ ਤਿਸੈ ਵਿਟਹੁ ਜਿਨਿ ਮੋਹੁ ਮੀਠਾ ਲਾਇਆ ॥

قُربان کیتا تسےَ وِٹھو جِن موہ میٹھا لائیا

میں اس واہے گرو پر قربان جاتا ہوں، جس نے (نام کی) میٹھی لگن لگائی ہوئی ہے۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਮਨ ਚੰਚਲ ਚਤੁਰਾਈ ਕਿਨੈ ਨ ਪਾਇਆ ॥੧੦॥

10۔ کہے نانک من چنچل چترائی کنےَ نہ پائیا

نانک کہتے ہیں کہ اے ہشیار دماغ! چالاکی سے کسی نے بھی واہے گرو کو حاصل نہیں کیا۔

ਏ ਮਨ ਪਿਆਰਿਆ ਤੂ ਸਦਾ ਸਚੁ ਸਮਾਲੇ ॥

اے من پیاریا تُو سدا سچ سمالے

اے پیارے دل! تو ہمیشہ سچائی کا دھیان کر۔

ਏਹੁ ਕੁਟੰਬੁ ਤੂ ਜਿ ਦੇਖਦਾ ਚਲੈ ਨਾਹੀ ਤੇਰੈ ਨਾਲੇ ॥

اِہ کُٹنب تُو جہ دیکھدا چلے ناہی تیرے نالے

یہ خاندان جسے تو دیکھتا ہے، تیرے ساتھ نہیں جائیں گے۔

ਸਾਥਿ ਤੇਰੈ ਚਲੈ ਨਾਹੀ ਤਿਸੁ ਨਾਲਿ ਕਿਉ ਚਿਤੁ ਲਾਈਐ ॥

ساتھ تیرے چلے ناہی تِس نال کئیوں چِت لائیے

جو خاندان تیرے ساتھ نہیں جائے گا، اس کے ساتھ تو کیوں دل لگا رہا ہے؟

ਐਸਾ ਕੰਮੁ ਮੂਲੇ ਨ ਕੀਚੈ ਜਿਤੁ ਅੰਤਿ ਪਛੋਤਾਈਐ ॥

ایسا کم مُولے نہ کیچے جِت انت پچھوتائیے

ایسا کام بالکل نہیں کرنا چاہیے، جس سے آخر میں پچھتانا پڑے۔

ਸਤਿਗੁਰੂ ਕਾ ਉਪਦੇਸੁ ਸੁਣਿ ਤੂ ਹੋਵੈ ਤੇਰੈ ਨਾਲੇ ॥

ستگُورُو کا اُپدیس سُن تُو ہووے تیرے نالے

تو سچے گرو کی نصیحت سن، یہی تیرے ساتھ رہے گی۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਮਨ ਪਿਆਰੇ ਤੂ ਸਦਾ ਸਚੁ ਸਮਾਲੇ ॥੧੧॥

کہے نانک من پیارے تُو سدا سچ سمالے۔11

نانک کہتے ہیں کہ اے پیارے دل! تو ہمیشہ سچائی کا دھیان کر۔

ਅਗਮ ਅਗੋਚਰਾ ਤੇਰਾ ਅੰਤੁ ਨ ਪਾਇਆ ॥

اگم اگوچرا تیرا انت نہ پایا

SikhBookClub.com

SGGSONLINE.COM

اے ناقابل نظر، غیر مرئی واہے گرو ! تیری انتہا کوئی نہیں پا سکا۔

ਅੰਤੋ ਨ ਪਾਇਆ ਕਿਨੈ ਤੇਰਾ ਆਪਣਾ ਆਪੁ ਤੂ ਜਾਣਹੇ ॥

انتو نہ پائیا کنے تیرا آپنا آپ تُو جن ہے

کوئی بھی تیری انتہا نہیں پاسکا، تو خود ہی اپنے آپ کو جانتے ہو۔

ਜੀਅ ਜੰਤ ਸਭਿ ਖੇਲੁ ਤੇਰਾ ਕਿਆ ਕੋ ਆਖਿ ਵਖਾਣਏ ॥

جیئہ جنت سبھ کھیل تیرا کیا کو آکھ وکھان ہے

یہ سبھی چرند و پرند تیرا کھیل (لیلا) ہیں، اس بارے میں کوئی کیا کہہ کر بیان کر سکتا ہے؟

ਆਖਹਿ ਤ ਵੇਖਹਿ ਸਭੁ ਤੂਹੈ ਜਿਨਿ ਜਗਤੁ ਉਪਾਇਆ ॥

آکھیہ تا ویکھیہ سبھ تُو ہے جِن جگت اُپائیا

جس نے یہ جہان پیدا کیا ہے، تو ہی سب میں بول رہا اور دیکھ رہا ہے۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਤੂ ਸਦਾ ਅਗੰਮੁ ਹੈ ਤੇਰਾ ਅੰਤੁ ਨ ਪਾਇਆ ॥੧੨॥

کہے نانک تو سدا اگم ہے تیرا انت نہ پائیا۔12

نانک کہتے ہیں کہ اے واہے گرو ! تو سدا ناقابل رسائی ہے، تیری انتہا کوئی بھی نہیں پا سکا،

ਸੁਰਿ ਨਰ ਮੁਨਿ ਜਨ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਖੋਜਦੇ ਸੁ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਗੁਰ ਤੇ ਪਾਇਆ ॥

سُر نر مُن جن امرت کھوجدے سو امرت گُر تے پائیا

جس امرت کو دیوتا، انسان اور سادھو بھی تلاش کرتے ہیں، وہ امرت مجھے گرو سے حاصل ہوا ہے۔

ਪਾਇਆ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਗੁਰਿ ਕ੍ਰਿਪਾ ਕੀਨੀ ਸਚਾ ਮਨਿ ਵਸਾਇਆ ॥

پائیا امرت گُر کرِپا کینی سچا من وسائیا

گرو کی مہربانی سے مجھے امرت حاصل ہوا ہے اور مطلق سچائی کو میرے دل میں بسا دیا ہے۔

ਜੀਅ ਜੰਤ ਸਭਿ ਤੁਧੁ ਉਪਾਏ ਇਕਿ ਵੇਖਿ ਪਰਸਣਿ ਆਇਆ ॥

جیئیہ جنت سبھ تُدھ اوپائے اِک ویکھ پرسن آیا

اے واہے گرو ! سبھی چرند و پرند تو نے ہی پیدا کیے ہیں، پر چند لوگ ہی گرو کے دیدار اور قدم بوسی کرنے آیا ہے۔

ਲਬੁ ਲੋਭੁ ਅਹੰਕਾਰੁ ਚੂਕਾ ਸਤਿਗੁਰੂ ਭਲਾ ਭਾਇਆ ॥

لب لوبھ اہنکار چوُکا ستگر بھلا بھائیا

اس کا لالچ، حرص اور تکبر دور ہو گیا ہے اور اسے سچا گرو ہی بھلا لگا ہے۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਜਿਸ ਨੋ ਆਪਿ ਤੁਠਾ ਤਿਨਿ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਗੁਰ ਤੇ ਪਾਇਆ ॥੧੩॥

13۔ کہے نانک جِس نو آپ تُٹھا تِن امرت گُر تے پائیا

نانک کہتے ہیں کہ جس سے واہے گرو خود راضی ہو گیا ہے، اسے گرو سے امرت مل گیا ہے۔

ਭਗਤਾ ਕੀ ਚਾਲ ਨਿਰਾਲੀ ॥

بھگتا کی چال نِرالی

عقیدت مندوں کا طریقۂ زندگی دنیا کے دوسرے لوگوں سے نرالا ہے۔

ਚਾਲਾ ਨਿਰਾਲੀ ਭਗਤਾਹ ਕੇਰੀ ਬਿਖਮ ਮਾਰਗਿ ਚਲਣਾ ॥

چالا نِرالی بھگتاں کیری بِکھم مارگ چلنا

عقیدت مندوں کا طریقۂ زندگی اس لیے نرالا ہے کیونکہ انہیں بہت کٹھن راستے پر چلنا پڑتا ہے۔

ਲਬੁ ਲੋਭੁ ਅਹੰਕਾਰੁ ਤਜਿ ਤ੍ਰਿਸਨਾ ਬਹੁਤੁ ਨਾਹੀ ਬੋਲਣਾ ॥

لب لوبھ اہنکار تج تِرسنا بہُت ناہی بولنا

وہ لالچ، حرص گھمنڈ اور ہوس کو چھوڑ کر زیادہ نہیں بولنا چاہتے۔

ਖੰਨਿਅਹੁ ਤਿਖੀ ਵਾਲਹੁ ਨਿਕੀ ਏਤੁ ਮਾਰਗਿ ਜਾਣਾ ॥

کھنِہو تِکھی والہو نِکی ایت مارگ جانا

انھیں اس راستے پر چلنا پڑتا ہے جو تلوار کی دھار سے بھی تیز اور بال سے بھی چھوٹا ہوتا ہے۔

ਗੁਰ ਪਰਸਾਦੀ ਜਿਨੀ ਆਪੁ ਤਜਿਆ ਹਰਿ ਵਾਸਨਾ ਸਮਾਣੀ ॥

گُر پرسادی جِنی آپ تجیا ہر واسنا سمانی

گرو کی مہربانی سے جنہوں نے گھمنڈ کو چھوڑ دیا ہے، ان کی خواہشات واہے گرو میں سما گئی ہیں۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਚਾਲ ਭਗਤਾ ਜੁਗਹੁ ਜੁਗੁ ਨਿਰਾਲੀ ॥੧੪॥

کہے نانک چال بھگتا جُگو جُگ نِرالی

نانک کہتے ہیں کہ عقیدت مندوں کا طریقۂ زندگی ہمیشہ سے ہی دنیا کے لوگوں سے نرالا رہا ہے۔

ਜਿਉ ਤੂ ਚਲਾਇਹਿ ਤਿਵ ਚਲਹ ਸੁਆਮੀ ਹੋਰੁ ਕਿਆ ਜਾਣਾ ਗੁਣ ਤੇਰੇ ॥

جیو تُو چلایہہ تِو چلہہ سوامی ہور کیا جانا گُن تیرے

اے مالک! جیسے تو چلاتا ہے، ہم ویسے ہی چلتے ہیں۔ میں تیری خوبیوں کو نہیں جانتا۔

ਜਿਵ ਤੂ ਚਲਾਇਹਿ ਤਿਵੈ ਚਲਹ ਜਿਨਾ ਮਾਰਗਿ ਪਾਵਹੇ ॥

جِو تُو چلایہہ تِوے چلے جِنا مارگ پاوہے

جیسے تو چلاتا ہے، ویسے ہی چلتے ہیں، جس راستے پر تو ڈالتا ہے۔

ਕਰਿ ਕਿਰਪਾ ਜਿਨ ਨਾਮਿ ਲਾਇਹਿ ਸਿ ਹਰਿ ਹਰਿ ਸਦਾ ਧਿਆਵਹੇ ॥

کر کِرپا جِن نام لایہہ سے ہر ہر سدا دھیاوہے

اپنا کرم کر کے جنھیں تو ذکر میں لگا دیتا ہے، وہ ہمیشہ ہی تیرا ذکر کرتے رہتے ہیں۔

ਜਿਸ ਨੋ ਕਥਾ ਸੁਣਾਇਹਿ ਆਪਣੀ ਸਿ ਗੁਰਦੁਆਰੈ ਸੁਖੁ ਪਾਵਹੇ ॥

جِس نو کتھا سُنایہہ آپنی سے گُردوارے سُکھ پاوہے

جسے تو اپنا قصہ سناتا ہے، وہ گرو کے دربار میں سکون حاصل کرتے ہیں۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਸਚੇ ਸਾਹਿਬ ਜਿਉ ਭਾਵੈ ਤਿਵੈ ਚਲਾਵਹੇ ॥੧੫॥

15 کہے نانک سچے صاحب جیوں بھاوے توے چلاوہے۔

نانک کہتے ہیں کہ اے سچے مالک ! جیسے تجھے منظور ہوتا ہے، ویسے ہی مخلوق کو چلاتا ہے۔

ਏਹੁ ਸੋਹਿਲਾ ਸਬਦੁ ਸੁਹਾਵਾ ॥

اِہ سوہیلا سبد سوہاوا

یہ خوبصورت کلام ہی واہے گرو کی حمد ہے۔

ਸਬਦੋ ਸੁਹਾਵਾ ਸਦਾ ਸੋਹਿਲਾ ਸਤਿਗੁਰੂ ਸੁਣਾਇਆ ॥

سبدو سُہاوا سدا سوہیلا ستگرو سُنایا

سچے گرو نے ہمیشہ خوبصورت کلام کی تعریف سنائی ہے۔

ਏਹੁ ਤਿਨ ਕੈ ਮੰਨਿ ਵਸਿਆ ਜਿਨ ਧੁਰਹੁ ਲਿਖਿਆ ਆਇਆ ॥

ایہہ تِن کے من وسیا جِن دھُروہو لِکھیا آیا

یہ ان کے دل میں آکر بسا ہے، جن کی قسمت میں شروع سے ہی لکھا ہوا آیا ہے۔

ਇਕਿ ਫਿਰਹਿ ਘਨੇਰੇ ਕਰਹਿ ਗਲਾ ਗਲੀ ਕਿਨੈ ਨ ਪਾਇਆ ॥

اِک پھِرے گھنیرے کریہہ گلا گلی کِنے نہ پایا

کچھ لوگ بھٹکتے رہتے ہیں، اور بہت باتیں کرتے ہیں لیکن باتوں سے کسی نے بھی حاصل نہیں کیا۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਸਬਦੁ ਸੋਹਿਲਾ ਸਤਿਗੁਰੂ ਸੁਣਾਇਆ ॥੧੬॥

16 کہے نانک سبد سوہیلا ستگورو سُنایا۔

نانک کہتے ہیں کہ سچے گرو نے صرف لفظ کی شان بیان کی ہے۔

ਪਵਿਤੁ ਹੋਏ ਸੇ ਜਨਾ ਜਿਨੀ ਹਰਿ ਧਿਆਇਆ ॥

پوِت ہوئے سے جنا جنی ہر دھیائیا

جنھوں نے واہے گرو کا ذکر کیا ہے، وہ پاک ہو گئے ہیں۔

ਹਰਿ ਧਿਆਇਆ ਪਵਿਤੁ ਹੋਏ ਗੁਰਮੁਖਿ ਜਿਨੀ ਧਿਆਇਆ ॥

ہر دھیایا پوِت ہوئے گُرمُکھ جِنی دھیائیا

واہے گرو کا دھیان کرکے وہی پاک ہوئے ہیں، جنھوں نے گرو کی تربیت پاکر مراقبہ کیا ہے۔

ਪਵਿਤੁ ਮਾਤਾ ਪਿਤਾ ਕੁਟੰਬ ਸਹਿਤ ਸਿਉ ਪਵਿਤੁ ਸੰਗਤਿ ਸਬਾਈਆ ॥

پوِت ماتا پِتا کُٹنب سہت سئیوں پوِت سنگت سبایا

وہ اپنے ماں باپ اور خاندان سمیت پاک ہوگئے ہیں اور ان کی صحبت میں رہنے والے بھی پاک ہوگئے ہیں۔

ਕਹਦੇ ਪਵਿਤੁ ਸੁਣਦੇ ਪਵਿਤੁ ਸੇ ਪਵਿਤੁ ਜਿਨੀ ਮੰਨਿ ਵਸਾਇਆ ॥

کہدے پوِت سُندے پوِت سے پوِت جِنی من وسایا

واہے گرو کا نام منہ سے لینے والے اور کانوں سے سننے والے پاک ہوگئے ہیں اور جنھوں نے دل میں بسایا ہے، وہ بھی پاک ہوگئے ہیں۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਸੇ ਪਵਿਤੁ ਜਿਨੀ ਗੁਰਮੁਖਿ ਹਰਿ ਹਰਿ ਧਿਆਇਆ ॥੧੭॥

17۔ کہے نانک سے پوِت جِنی گُرمُکھ ہرہر دھیایا

نانک کہتے ہیں کہ جنھوں نے گرو کی تربیت پاکر واہے گرو کا دھیان کیا ہے، وہ پاک ہوگئے ہیں۔

ਕਰਮੀ ਸਹਜੁ ਨ ਊਪਜੈ ਵਿਣੁ ਸਹਜੈ ਸਹਸਾ ਨ ਜਾਇ ॥

کرمی سہج نہ اُوپجے وِن سہجے سہسا نہ جائے

دینی اعمال کرنے سے دل میں فطری علم پیدا نہیں ہوتا اور فطری علم کے بنا دل کی بے قراری دور نہیں ہوتی۔

ਨਹ ਜਾਇ ਸਹਸਾ ਕਿਤੈ ਸੰਜਮਿ ਰਹੇ ਕਰਮ ਕਮਾਏ ॥

نہہ جائے سہسا کِتے سنجم رہے کرم کمائے

یہ بے قراری کسی بھی طرح سے دل سے دور نہیں ہوتی اور بہت سے لوگ رسومات کرتے کرتے تھک گئے ہیں۔

ਸਹਸੈ ਜੀਉ ਮਲੀਣੁ ਹੈ ਕਿਤੁ ਸੰਜਮਿ ਧੋਤਾ ਜਾਏ ॥

سہسے جیئو ملین ہے کِت سنجم دھوتا جائے

یہ باطن شکوک و شبہات سے لت پت ہو گیا ہے، اسے کس طرح پاک کیا جائے۔

ਮੰਨੁ ਧੋਵਹੁ ਸਬਦਿ ਲਾਗਹੁ ਹਰਿ ਸਿਉ ਰਹਹੁ ਚਿਤੁ ਲਾਇ ॥

من دھوہو سبد لاگہو ہر سیو رہو چِت لائے

دل کو پاک کرنے کے لیے ذکر میں مشغول ہو جاؤ اور واہے گرو سے تعلق جوڑو۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਗੁਰ ਪਰਸਾਦੀ ਸਹਜੁ ਉਪਜੈ ਇਹੁ ਸਹਸਾ ਇਵ ਜਾਇ ॥੧੮॥

18 کہے نانک گُر پرسادی سہج اُوپجے اِہ سہسا اِو جائے۔

نانک کہتے ہیں کہ گرو کی مہربانی سے فطری علم پیدا ہو جاتا ہے اور اس طرح ذہن سے شکوک و شبہات دور ہو جاتے ہیں۔

ਜੀਅਹੁ ਮੈਲੇ ਬਾਹਰਹੁ ਨਿਰਮਲ ॥

جیہو میلے باہروں نِرمل

کوئی دل سے ناپاک ہے مگر باہر سے پاک ہونے کا دکھاوا کرتا ہے۔

ਬਾਹਰਹੁ ਨਿਰਮਲ ਜੀਅਹੁ ਤ ਮੈਲੇ ਤਿਨੀ ਜਨਮੁ ਜੂਐ ਹਾਰਿਆ ॥

باہروں نِرمل جیہو تا میلے تِنی جنم جُوئے ہاریا

جو باہر سے پاک ہونے کا دکھاوا کرتا ہے اور اندر سے ناپاک ہوتا ہے، اس نے اپنی پیدائش جوئے میں ہار دی ہے۔

ਏਹ ਤਿਸਨਾ ਵਡਾ ਰੋਗੁ ਲਗਾ ਮਰਣੁ ਮਨਹੁ ਵਿਸਾਰਿਆ ॥

ایہہ تِسنا وڈا روگ لگا مرن منہو وِساریا

اسے لالچ کی یہ بہت بڑی بیماری لگی ہوئی ہے اور اس نے موت کو اپنے دل سے بھلا دیا ہے۔

ਵੇਦਾ ਮਹਿ ਨਾਮੁ ਉਤਮੁ ਸੋ ਸੁਣਹਿ ਨਾਹੀ ਫਿਰਹਿ ਜਿਉ ਬੇਤਾਲਿਆ ॥

ویدا مہہ نام اوتم سو سُنہہ ناہی پھریہہ جیوں بیتالیا

ویدوں میں نام کو بہترین بتایا گیا ہے لیکن یہ لوگ اسے سنتے ہی نہیں اور بھوتوں کی طرح بھٹکتے رہتے ہیں۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਜਿਨ ਸਚੁ ਤਜਿਆ ਕੂੜੇ ਲਾਗੇ ਤਿਨੀ ਜਨਮੁ ਜੂਐ ਹਾਰਿਆ ॥੧੯॥

19کہے نانک جِن سچ تجیا کُوڑے لاگے تنی جنم جُوئے ہاریا۔

نانک کہتے ہیں کہ جنہوں نے حق کو چھوڑ کر باطل سے رشتہ جوڑ لیا ہے، انھوں نے اپنا قیمتی جنم جوئے میں ہار دیا ہے۔

ਜੀਅਹੁ ਨਿਰਮਲ ਬਾਹਰਹੁ ਨਿਰਮਲ ॥

جیہُو نِرمل باہروں نِرمل

کچھ لوگ دل سے بھی اچھے ہوتے ہیں اور باہر سے بھی اچھے ہوتے ہیں۔

ਬਾਹਰਹੁ ਤ ਨਿਰਮਲ ਜੀਅਹੁ ਨਿਰਮਲ ਸਤਿਗੁਰ ਤੇ ਕਰਣੀ ਕਮਾਣੀ ॥

باہروں تا نِرمل جیہو نِرمل ستگورتے کرنی کمانی

۔جس کا ظاہر و باطن پاک ہو، وہ سچے گرو کی تعلیمات کے مطابق نیک اعمال کی کمائی کرتے ہیں

ਕੂੜ ਕੀ ਸੋਇ ਪਹੁਚੈ ਨਾਹੀ ਮਨਸਾ ਸਚਿ ਸਮਾਣੀ ॥

کُوڑ کی سوئے پہنچے ناہی منسا سچ سمانی

انھیں جھوٹ چھوا بھی نہیں کرتا اور ان کا دل سچ میں ہی لگتا ہے۔

ਜਨਮੁ ਰਤਨੁ ਜਿਨੀ ਖਟਿਆ ਭਲੇ ਸੇ ਵਣਜਾਰੇ ॥

جنم رتن جِنی کھٹیا بھلے سے ونجارے

وہی تاجر بہترین ہیں جنہوں نے جواہر جیسی انمول پیدائش کا فائدہ حاصل کر لیا ہے۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਜਿਨ ਮੰਨੁ ਨਿਰਮਲੁ ਸਦਾ ਰਹਹਿ ਗੁਰ ਨਾਲੇ ॥੨੦॥

کہے نانک جِن من نِرمل سدا ریہہ گُور نالے

نانک کہتے ہیں کہ جن کا دل پاک ہے وہ ہمیشہ ہی گرو کے ساتھ رہتے ہیں۔

ਜੇ ਕੋ ਸਿਖੁ ਗੁਰੂ ਸੇਤੀ ਸਨਮੁਖੁ ਹੋਵੈ ॥

جے کو سِکھ گُورُو سیتی سنمُکھ ہووے

اگر کوئی مرید گرو کے سامنے جھک جائے۔

ਹੋਵੈ ਤ ਸਨਮੁਖੁ ਸਿਖੁ ਕੋਈ ਜੀਅਹੁ ਰਹੈ ਗੁਰ ਨਾਲੇ ॥

ہووے تا سنمُکھ سِکھ کوئی جِیو رہےَ گُر نالے

اگر کوئی مرید گرو کے سامنے جھک جائے تو وہ دل سے بھی گرو کے ساتھ جڑا رہتا ہے۔

ਗੁਰ ਕੇ ਚਰਨ ਹਿਰਦੈ ਧਿਆਏ ਅੰਤਰ ਆਤਮੈ ਸਮਾਲੇ ॥

گُر کے چرن ہِردےَ دھیائے انتر آتمے سمالے

وہ دل میں گرو کے قدموں کا دھیان کرتا رہتا ہے اور باطن میں بھی اس کے ذکر میں مشغول رہتا ہے۔

ਆਪੁ ਛਡਿ ਸਦਾ ਰਹੈ ਪਰਣੈ ਗੁਰ ਬਿਨੁ ਅਵਰੁ ਨ ਜਾਣੈ ਕੋਏ ॥

آپ چھڈ سدا رہےَ پرنےَ گُر بِن اَوَر نہ جانے کوئے

وہ اپنے تکبر کو چھوڑ کر گرو کے سہارے رہتا ہے اور گرو کے علاوہ دوسرے کسی کو نہیں جانتا۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਸੁਣਹੁ ਸੰਤਹੁ ਸੋ ਸਿਖੁ ਸਨਮੁਖੁ ਹੋਏ ॥੨੧॥

21کہے نانک سونہو سنتہو سو سِکھ سنمُکھ ہوئے۔

نانک کہتے ہیں کہ سنتوں ! دھیان سے سنو؛ وہی مرید گرو کے سامنے ہوتا ہے۔

ਜੇ ਕੋ ਗੁਰ ਤੇ ਵੇਮੁਖੁ ਹੋਵੈ ਬਿਨੁ ਸਤਿਗੁਰ ਮੁਕਤਿ ਨ ਪਾਵੈ ॥

جے کو گُرتے ویمُکھ ہووےَ بِن ستگُر مُکت نہ پاوَے

اگر کوئی مرید گرو سے منہ موڑلے تو سچے گرو کے بنا اسے نجات نہیں ملتی۔

ਪਾਵੈ ਮੁਕਤਿ ਨ ਹੋਰ ਥੈ ਕੋਈ ਪੁਛਹੁ ਬਿਬੇਕੀਆ ਜਾਏ ॥

پاوے مُکت نہ ہور تھےَ کوئی پُچھو بِبیکیا جائے

اسے کسی دوسری جگہ پر نجات نہیں ملتی، چاہے اس بارے میں کوئی جا کر سمجھ دار بزرگوں سے پوچھ لو۔

ਅਨੇਕ ਜੂਨੀ ਭਰਮਿ ਆਵੈ ਵਿਣੁ ਸਤਿਗੁਰ ਮੁਕਤਿ ਨ ਪਾਏ ॥

انیک جُونی بھرم آوے وِن ستگُر مُکت نہ پائے

چاہے وہ کئی جنموں میں بھٹک کر پھر انسانی شکل میں واپس آجائے، تو بھی گرو کے بنا نجات نہیں پا سکتا۔

ਫਿਰਿ ਮੁਕਤਿ ਪਾਏ ਲਾਗਿ ਚਰਣੀ ਸਤਿਗੁਰੂ ਸਬਦੁ ਸੁਣਾਏ ॥

پھِر مُکت پائے لاگ چرنی ستگُرو سبد سُنائے

وہ دوبارہ گرو کے قدموں میں پڑتا ہے تب ہی نجات پاتا ہے، جب ستگرو اسے لفظ (پیغام) سناتا ہے۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਵੀਚਾਰਿ ਦੇਖਹੁ ਵਿਣੁ ਸਤਿਗੁਰ ਮੁਕਤਿ ਨ ਪਾਏ ॥੨੨॥

22کہے نانک ویچار دیکھو وِن ستگُر مُکت نہ پائے۔

نانک کہتے ہیں کہ غور کرکے دیکھ لو، محروم مخلوق ستگرو کے بنا نجات نہیں حاصل کر سکتی۔

ਆਵਹੁ ਸਿਖ ਸਤਿਗੁਰੂ ਕੇ ਪਿਆਰਿਹੋ ਗਾਵਹੁ ਸਚੀ ਬਾਣੀ ॥

آوہو سِکھ ستگُرو کے پیاریہو گاوہو سچی بانی

اے گرو کے پیارے مریدوں ! آؤ، سچا گیت گاؤ۔

ਬਾਣੀ ਤ ਗਾਵਹੁ ਗੁਰੂ ਕੇਰੀ ਬਾਣੀਆ ਸਿਰਿ ਬਾਣੀ ॥

بانی تا گاوٗہ گُرو کیری بانیاں سِر بانی

گیت صرف گرو کا ہی گاؤ، جو تمام گیتوں میں بہترین گیت ہے۔

ਜਿਨ ਕਉ ਨਦਰਿ ਕਰਮੁ ਹੋਵੈ ਹਿਰਦੈ ਤਿਨਾ ਸਮਾਣੀ ॥

جن کو ندر کرم ہووے ہِردے تِنا سمانی

جن پر واہے گرو کی نظر کرم ہوجاتی ہے، یہ کلام ان کے دل میں سما جاتا ہے۔

ਪੀਵਹੁ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਸਦਾ ਰਹਹੁ ਹਰਿ ਰੰਗਿ ਜਪਿਹੁ ਸਾਰਿਗਪਾਣੀ ॥

پِوہُ امرت سدا رہو ہر رنگ جپیہو سارنگ پانی

نام امرت کا جام پیو؛ ہمیشہ واہے گرو کے رنگ میں رنگے رہو اور ہمیشہ رب کا نام لیتے رہو۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਸਦਾ ਗਾਵਹੁ ਏਹ ਸਚੀ ਬਾਣੀ ॥੨੩॥

کہے نانک سدا گاوہو اِہ سچی بانی

نانک کہتے ہیں کہ ہمیشہ یہ سچا گیت گاتے رہو۔

ਸਤਿਗੁਰੂ ਬਿਨਾ ਹੋਰ ਕਚੀ ਹੈ ਬਾਣੀ ॥

ستگرُو بِنا ہور کچی بانی

ست گرو کے بنا دوسری آواز کچی ہے، گرو کے منہ سے نکلی ہوئی آواز ہی سچی ہے۔

ਬਾਣੀ ਤ ਕਚੀ ਸਤਿਗੁਰੂ ਬਾਝਹੁ ਹੋਰ ਕਚੀ ਬਾਣੀ ॥

بانی تا کچی ستگرُو باجھو ہور کچی بانی

گرو کے علاوہ دوسری سب آوازیں جھوٹی ہیں۔

ਕਹਦੇ ਕਚੇ ਸੁਣਦੇ ਕਚੇ ਕਚੀਂ ਆਖਿ ਵਖਾਣੀ ॥

کہدے کچے سُندے کچے کچے کچی آکھ وکھانی

کچی آواز کو منہ سے بولنے والے اور سننے والے بھی کچے ہیں یعنی جھوٹے ہیں اور جھوٹے لوگوں نے کہہ کر کچی بات ہی اختیار کی ہے۔

ਹਰਿ ਹਰਿ ਨਿਤ ਕਰਹਿ ਰਸਨਾ ਕਹਿਆ ਕਛੂ ਨ ਜਾਣੀ ॥

ہر ہر نِت کریہہ رسنا کہیا کچھو نہ جانی

اسے آدمی اپنے شوق سے روزانہ واہے گرو کا نام لیتے رہتے ہیں لیکن اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔

ਚਿਤੁ ਜਿਨ ਕਾ ਹਿਰਿ ਲਇਆ ਮਾਇਆ ਬੋਲਨਿ ਪਏ ਰਵਾਣੀ ॥

چِت جِن کا ہِر لئیا مایا بولن ئے روانی

جن کا دماغ دولت نے چرا لیا ہے، وہ بے کار ہی بول رہے ہیں۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਸਤਿਗੁਰੂ ਬਾਝਹੁ ਹੋਰ ਕਚੀ ਬਾਣੀ ॥੨੪॥

24۔ کہے نانک ستگرُو باجھو ہور کچی بانی

نانک کہتے ہیں کہ ست گرو کے منہ سے نکلی ہوئی آواز ہی سچی ہے، دوسری سب باتیں کچی یعنی جھوٹی ہیں۔

ਗੁਰ ਕਾ ਸਬਦੁ ਰਤੰਨੁ ਹੈ ਹੀਰੇ ਜਿਤੁ ਜੜਾਉ ॥

گُر کا سبد رتن ہےَ ہیِرا جِت جڑاؤ

گرو کا کلام ایک انمول جوہر ہے، جس میں خوبیوں کی شکل میں قیمتی ہیرے جڑے ہوئے ہیں۔

ਸਬਦੁ ਰਤਨੁ ਜਿਤੁ ਮੰਨੁ ਲਾਗਾ ਏਹੁ ਹੋਆ ਸਮਾਉ ॥

سبد رتن جِت من لاگا اِہ ہوآ سماؤ

لفظ کے انمول جوہر میں جس کا دل لگ گیا ہے، وہ اسی میں مست ہو گیا ہے۔

ਸਬਦ ਸੇਤੀ ਮਨੁ ਮਿਲਿਆ ਸਚੈ ਲਾਇਆ ਭਾਉ ॥

سبد سیتی من مِلیا سچےَ لایا بھاؤ

جس کا دل لفظ سے مل گیا ہے، اسے سچ سے عشق ہو گیا ہے۔

ਆਪੇ ਹੀਰਾ ਰਤਨੁ ਆਪੇ ਜਿਸ ਨੋ ਦੇਇ ਬੁਝਾਇ ॥

آپے ہیرا رتن آپے جِس نو دے بُجھائے

واہے گرو خود ہی لفظ کی شکل میں انمول جوہر اور خود ہی گرو کی شکل میں ہیرا ہے، وہ جسے یہ لفظی جوہر دیتا ہے، وہی اس حقیقت کو سمجھتا ہے۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਸਬਦੁ ਰਤਨੁ ਹੈ ਹੀਰਾ ਜਿਤੁ ਜੜਾਉ ॥੨੫॥

کہے نانک سبد رتن ہے ہیرا جِت جڑاؤ۔25

نانک کہتے ہیں کہ گرو لفظ ایک قیمتی جوہر ہے، جس میں خوبیوں کی شکل میں قیمتی ہیرے جڑے ہوئے ہیں۔

ਸਿਵ ਸਕਤਿ ਆਪਿ ਉਪਾਇ ਕੈ ਕਰਤਾ ਆਪੇ ਹੁਕਮੁ ਵਰਤਾਏ ॥

سِو سَکت آپ اُپائے کے کرتا آپے حُکم ورتائے

شیو شکتی (شعور اور وہم) کو پیدا کر کے واہے گرو خود ہی اپنا حکم چلا رہا ہے۔

ਹੁਕਮੁ ਵਰਤਾਏ ਆਪਿ ਵੇਖੈ ਗੁਰਮੁਖਿ ਕਿਸੈ ਬੁਝਾਏ ॥

حُکم ورتائے آپ ویکھے گُرمُکھ کسے بُجھائے

وہ حکم چلاکر خود ہی اپنی تخلیق کو دیکھتا رہتا ہے لیکن گرو کی تربیت یافتہ شخص کو ہی اس راز کی سمجھ دیتا ہے۔

ਤੋੜੇ ਬੰਧਨ ਹੋਵੈ ਮੁਕਤੁ ਸਬਦੁ ਮੰਨਿ ਵਸਾਏ ॥

توڑے بندھن ہووے مُکت سبد من وسائے

جس کے دل میں لفظ کا قیام ہو جاتا ہے وہ سب بندھنوں کو توڑ کر آزاد ہو جاتا ہے۔

ਗੁਰਮੁਖਿ ਜਿਸ ਨੋ ਆਪਿ ਕਰੇ ਸੁ ਹੋਵੈ ਏਕਸ ਸਿਉ ਲਿਵ ਲਾਏ ॥

گُرمُکھ جِس نو آپ کرے سو ہووےَ ایکس سیوں لِو لائے

واہے گرو جسے خود بناتا ہے، وہی گرو کا مرید بنتا ہے اور وہ ایک واہے گرو میں دھیان لگا لیتا ہے۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਆਪਿ ਕਰਤਾ ਆਪੇ ਹੁਕਮੁ ਬੁਝਾਏ ॥੨੬॥

26کہے نانک آپ کرتا آپے حُکم بُجھائے۔

نانک کہتے ہیں کہ خالق خود ہی اپنے حکم کی سمجھ عطا کرتا ہے۔

ਸਿਮ੍ਰਿਤਿ ਸਾਸਤ੍ਰ ਪੁੰਨ ਪਾਪ ਬੀਚਾਰਦੇ ਤਤੈ ਸਾਰ ਨ ਜਾਣੀ ॥

سمرت ساستر پُن پاپ بیچاردے تتے سار نہ جانی

یادداشتیں اور صحیفے گناہ اور نیکی کے بارے میں بتاتے ہیں، لیکن وہ بھی جوہر کے بارے میں نہیں بتاتے۔

ਤਤੈ ਸਾਰ ਨ ਜਾਣੀ ਗੁਰੂ ਬਾਝਹੁ ਤਤੈ ਸਾਰ ਨ ਜਾਣੀ ॥

تتے سار نہ جانی گُروُ باجھو تتے سار نہ جانی

گرو کے بنا جوہر کے عنصر کو نہیں جانا جاتا، جوہر کا علم نہیں ملتا۔

ਤਿਹੀ ਗੁਣੀ ਸੰਸਾਰੁ ਭ੍ਰਮਿ ਸੁਤਾ ਸੁਤਿਆ ਰੈਣਿ ਵਿਹਾਣੀ ॥

تِہی گُنی سنسار بھرم سُتا سُتیاں رین وِہانی

تین عنصر والی دنیا جہالت کی نیند میں سوئی ہوئی ہے اور جہالت کی نیند میں ہی زندگی کی رات گزر رہی ہے۔

ਗੁਰ ਕਿਰਪਾ ਤੇ ਸੇ ਜਨ ਜਾਗੇ ਜਿਨਾ ਹਰਿ ਮਨਿ ਵਸਿਆ ਬੋਲਹਿ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਬਾਣੀ ॥

گُر کِرپا تے سے جن جاگے جِنا ہر من وسیا بولہہ امرت بانی

گرو کی مہربانی سے وہی لوگ جہالت کی نیند سے جاگے ہیں، جن کے دل میں واہے گرو رہتا ہے، اور وہ امرت کلام پڑھتے رہتے ہیں۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਸੋ ਤਤੁ ਪਾਏ ਜਿਸ ਨੋ ਅਨਦਿਨੁ ਹਰਿ ਲਿਵ ਲਾਗੈ ਜਾਗਤ ਰੈਣਿ ਵਿਹਾਣੀ ॥੨੭॥

27 کہے نانک سو تت پائے جِس نو اندِن ہر لِو لاگے جاگت رین وہانی۔

نانک کہتے ہیں کہ اسے جوہر کا علم حاصل ہوتا ہے، جس کے دن رات واہے گرو کی یاد میں لگے رہتے ہیں اور اس کی زندگی کی راتیں جاگ کر گزر جاتی ہیں۔

ਮਾਤਾ ਕੇ ਉਦਰ ਮਹਿ ਪ੍ਰਤਿਪਾਲ ਕਰੇ ਸੋ ਕਿਉ ਮਨਹੁ ਵਿਸਾਰੀਐ ॥

ماتا کے اودر میں پرتپال کرے سو کیو منہو وِسارِیے

جو ماں کے پیٹ میں بھی پرورش کرتا ہے، اسے دل سے کیوں بھلائیں؟

ਮਨਹੁ ਕਿਉ ਵਿਸਾਰੀਐ ਏਵਡੁ ਦਾਤਾ ਜਿ ਅਗਨਿ ਮਹਿ ਆਹਾਰੁ ਪਹੁਚਾਵਏ ॥

منہو کیوں وِسارِیۓ ایوڈ داتا جے اگن میں آہار پوہچاوے

وہ اتنا بڑا داتا ہے، اسے دل سے کیسے بھلایا جا سکتا ہے؟ جو رحم مادر میں ہمیں کھانا پہنچاتا ہے۔

ਓਸ ਨੋ ਕਿਹੁ ਪੋਹਿ ਨ ਸਕੀ ਜਿਸ ਨਉ ਆਪਣੀ ਲਿਵ ਲਾਵਏ ॥

اُس نو کیہو پوہِ نہ سکی جِس نو آپنی لِو لاوے

وہ جسے اپنی یاد میں لگا لیتا ہے، اسے کوئی دکھ درد چھو نہیں سکتا۔

ਆਪਣੀ ਲਿਵ ਆਪੇ ਲਾਏ ਗੁਰਮੁਖਿ ਸਦਾ ਸਮਾਲੀਐ ॥

آپنی لِو آپے لائے گُرمکھ سدا سمالیے

سچ تو یہ ہے کہ وہ خود ہی اپنی یاد میں لگاتا ہے اور گرو کی تربیت میں رہ کر ہمیشہ ہی اسے یاد رکھنا چاہیے۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਏਵਡੁ ਦਾਤਾ ਸੋ ਕਿਉ ਮਨਹੁ ਵਿਸਾਰੀਐ ॥੨੮॥

28۔ کہے نانک ایوڈ داتا سو منیہو وسارئیے

نانک کہتے ہیں ہے کہ جو اتنا بڑا داتا ہے، اسے دل سے کیوں بھلائیں؟

ਜੈਸੀ ਅਗਨਿ ਉਦਰ ਮਹਿ ਤੈਸੀ ਬਾਹਰਿ ਮਾਇਆ ॥

جیسی اگن اُدر مہہ تیسی باہر مایا

جیسے آگ مادر رحم میں ہے، ویسے ہی باہر دولت ہے۔

ਮਾਇਆ ਅਗਨਿ ਸਭ ਇਕੋ ਜੇਹੀ ਕਰਤੈ ਖੇਲੁ ਰਚਾਇਆ ॥

مائیا اگن سبھ ایکو جیہی کرتے کھیل رچایا

دولت اور رحم مادر کی آگ دونوں ایک ہی طرح (دردناک) ہیں، واہے گرو نے یہ ایک سرگرمی جاری کر رکھی ہے۔

ਜਾ ਤਿਸੁ ਭਾਣਾ ਤਾ ਜੰਮਿਆ ਪਰਵਾਰਿ ਭਲਾ ਭਾਇਆ ॥

جا تِس بھانا تا جمیا پروار بھلا بھایا

جب واہے گرو کی مرضی ہوئی تو ہی بچے کی پیدائش ہوئی، جس سے پورے خاندان میں خوشی کا ماحول بن گیا۔

ਲਿਵ ਛੁੜਕੀ ਲਗੀ ਤ੍ਰਿਸਨਾ ਮਾਇਆ ਅਮਰੁ ਵਰਤਾਇਆ ॥

لِو چھُڑکی لگے ترِسنا مایا امر ورتایا

جب بچے کی پیدائش ہوئی، تو اس کا واہے گرو سے تعلق ختم ہو گیا، لالچ آگیا اور دولت نے اپنا حکم لاگو کر دیا۔

ਏਹ ਮਾਇਆ ਜਿਤੁ ਹਰਿ ਵਿਸਰੈ ਮੋਹੁ ਉਪਜੈ ਭਾਉ ਦੂਜਾ ਲਾਇਆ ॥

اِہ مائیا جِت ہر وِسرے موہُ اُپجے بھاؤ دُوجا لائیا

یہ دولت ایسی ہے جس سے انسان واہے گرو کو بھول جاتا ہے، پھر اس کے دل میں لالچ پیدا ہوتا ہے اور دوغلا پن آجاتا ہے۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਗੁਰ ਪਰਸਾਦੀ ਜਿਨਾ ਲਿਵ ਲਾਗੀ ਤਿਨੀ ਵਿਚੇ ਮਾਇਆ ਪਾਇਆ ॥੨੯॥

29 کہے نانک گُرپرسادی جِنا لِو لاگی تِنی وِچے مایا پایا۔

نانک کہتے ہیں کہ گرو کی مہربانی سے جن کا واہے گرو سے تعلق ہوگیا ہے، انھوں نے دولت میں بھی اسے پالیا ہے۔

ਹਰਿ ਆਪਿ ਅਮੁਲਕੁ ਹੈ ਮੁਲਿ ਨ ਪਾਇਆ ਜਾਇ ॥

ہر آپ امولک ہے مُل نہ پایا جائے

واہے گرو خود انمول ہے اور اس کی قیمت نہیں لگائی جا سکتی۔

ਮੁਲਿ ਨ ਪਾਇਆ ਜਾਇ ਕਿਸੈ ਵਿਟਹੁ ਰਹੇ ਲੋਕ ਵਿਲਲਾਇ ॥

مُل نہ پایا جائے کِسے وِٹھو رہے لوک وِل لائے

کسی سے بھی اس کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا، کتنے ہی لوگ اس کے لیے روتے ترستے ہار گئے۔

ਐਸਾ ਸਤਿਗੁਰੁ ਜੇ ਮਿਲੈ ਤਿਸ ਨੋ ਸਿਰੁ ਸਉਪੀਐ ਵਿਚਹੁ ਆਪੁ ਜਾਇ ॥

ایسا ستگُر جے ملے تِس نو سِر سوپیے وِچوں آپ جائے

اگر ست گرو مل جائے، تو اس کے سامنے اپنا سر جھکا دینا چاہیے، اس سے نفس کی اکڑ دور ہو جاتی ہے۔

ਜਿਸ ਦਾ ਜੀਉ ਤਿਸੁ ਮਿਲਿ ਰਹੈ ਹਰਿ ਵਸੈ ਮਨਿ ਆਇ ॥

جِس دا جیو تِس مِل رہے ہر وسے من آئے

جس کی یہ دی ہوئی زندگی ہے اگر انسان اس سے ملا رہے تو واہے گرو دل میں واقع ہو جاتا ہے۔

ਹਰਿ ਆਪਿ ਅਮੁਲਕੁ ਹੈ ਭਾਗ ਤਿਨਾ ਕੇ ਨਾਨਕਾ ਜਿਨ ਹਰਿ ਪਲੈ ਪਾਇ ॥੩੦॥

30 ہر آپ امولک ہے بھاگ تِنا کے نانکا جِن ہر پلے پائے۔

اے نانک! واہے گرو خود انمول ہے اور وہی خوش نصیب ہے، جو اسے پالیتا ہے۔

ਹਰਿ ਰਾਸਿ ਮੇਰੀ ਮਨੁ ਵਣਜਾਰਾ ॥

ہر راس میری من ونجارا

واہے گرو کا نام میرا راشن ہے اور میرا دماغ سوداگر ہے۔

ਹਰਿ ਰਾਸਿ ਮੇਰੀ ਮਨੁ ਵਣਜਾਰਾ ਸਤਿਗੁਰ ਤੇ ਰਾਸਿ ਜਾਣੀ ॥

ہر راس میری من ونجارا ستگُر تے راس جانی

میرا ذہن تاجر ہے اور واہے گرو کا نام میری زندگی کا راشن ہے، اس راشن کا علم مجھے ست گرو سے ملا ہے۔

ਹਰਿ ਹਰਿ ਨਿਤ ਜਪਿਹੁ ਜੀਅਹੁ ਲਾਹਾ ਖਟਿਹੁ ਦਿਹਾੜੀ ॥

78ہر ہر نِت جپہو جِیہو لاہا کھٹیو دِہاڑی

دل سے روزانہ واہے گرو کا نام لیتے رہو اور ہر دن نام کے ذکر کی برکت حاصل کرو۔

ਏਹੁ ਧਨੁ ਤਿਨਾ ਮਿਲਿਆ ਜਿਨ ਹਰਿ ਆਪੇ ਭਾਣਾ ॥

ایہو دھن تِنا مِلیا جِن ہر آپے بھانا

یہ نام والی دولت انہیں ہی ملی ہے جنہیں واہے گرو نے اپنی مرضی سے عطا کی ہے۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਹਰਿ ਰਾਸਿ ਮੇਰੀ ਮਨੁ ਹੋਆ ਵਣਜਾਰਾ ॥੩੧॥

31۔ کہے نانک ہر راس میری من ہوا ونجارا

نانک کہتے ہیں کہ واہے گرو کا نام میری زندگی کا سامان ہے اور ذہن تاجر بن گیا ہے۔

ਏ ਰਸਨਾ ਤੂ ਅਨ ਰਸਿ ਰਾਚਿ ਰਹੀ ਤੇਰੀ ਪਿਆਸ ਨ ਜਾਇ ॥

اے رسنا تُو ان رس راچ رہی تیری پیاس نہ جائے

اے زبان ! تو غیر کی یاد میں لگی رہتی ہے ، مگر تیری پیاس نہیں بجھتی۔

ਪਿਆਸ ਨ ਜਾਇ ਹੋਰਤੁ ਕਿਤੈ ਜਿਚਰੁ ਹਰਿ ਰਸੁ ਪਲੈ ਨ ਪਾਇ ॥

پیاس نہ جائے ہورت کِتے جِچر ہر رس پلے نہ پائے

کسی دوسرے طریقے سے تیری پیاس نہیں بجھ سکتی، جب تک واہے گرو کی یاد کا جام نہ پی لے۔

ਹਰਿ ਰਸੁ ਪਾਇ ਪਲੈ ਪੀਐ ਹਰਿ ਰਸੁ ਬਹੁੜਿ ਨ ਤ੍ਰਿਸਨਾ ਲਾਗੈ ਆਇ ॥

ہر رس پائے پلے پیئے ہر رس بہُڑنہ ترِسنا لاگے آئے

واہے گرو کی یاد کا جام پی لے کیونکہ واہے گرو کی یاد کا جام پینے کے بعد دوبارہ کوئی پیاس نہیں لگے گی۔

ਏਹੁ ਹਰਿ ਰਸੁ ਕਰਮੀ ਪਾਈਐ ਸਤਿਗੁਰੁ ਮਿਲੈ ਜਿਸੁ ਆਇ ॥

اے ہر رس کرمی پائیے ستگُر ملے جِس آئے

یہ واہے گرو کی یاد نیک اعمال سے ہی حاصل ہوتی ہے، جسے ست گرو مل جاتا ہے۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਹੋਰਿ ਅਨ ਰਸ ਸਭਿ ਵੀਸਰੇ ਜਾ ਹਰਿ ਵਸੈ ਮਨਿ ਆਇ ॥੩੨॥

32کہے نانک ہور ان رس سبھ ویسرے جا ہر وسے من آئے۔

نانک کہتے ہیں کہ جب واہے گرو دل میں بس جاتا ہے، تو دوسری سبھی یادیں ختم ہو جاتی ہیں۔

ਏ ਸਰੀਰਾ ਮੇਰਿਆ ਹਰਿ ਤੁਮ ਮਹਿ ਜੋਤਿ ਰਖੀ ਤਾ ਤੂ ਜਗ ਮਹਿ ਆਇਆ ॥

اے سرِیرا میریا ہر تُم مہہ جوت رکھی تا تُو جگ میں آیا

۔ اے میرے جسم ! جب واہے گرو نے تجھ میں روشنی ڈالی تبھی تو اس دنیا میں آیا

ਹਰਿ ਜੋਤਿ ਰਖੀ ਤੁਧੁ ਵਿਚਿ ਤਾ ਤੂ ਜਗ ਮਹਿ ਆਇਆ ॥

ہر جوت رکھی تُدھ وِچ تا تُو جگ مہہ آیا

واہے گرو نے جب روشنی ڈالی تبھی تو اس دنیا میں آیا۔

ਹਰਿ ਆਪੇ ਮਾਤਾ ਆਪੇ ਪਿਤਾ ਜਿਨਿ ਜੀਉ ਉਪਾਇ ਜਗਤੁ ਦਿਖਾਇਆ ॥

ہر آپے ماتا آپے پِتا جن جیو اُپائے جگت دِکھایا

وہ خود ہی سب کا ماں باپ ہے، جس نے ہر ذی روح کو پیدا کر کے یہ دنیا دکھائی ہے۔

ਗੁਰ ਪਰਸਾਦੀ ਬੁਝਿਆ ਤਾ ਚਲਤੁ ਹੋਆ ਚਲਤੁ ਨਦਰੀ ਆਇਆ ॥

گُر پرسادی بُجھیا تا چلت ہوآ چلت ندری آیا

گرو کی مہربانی سے سمجھا تو یہ سمجھ میں آیا کہ یہ دنیا کھیل تماشا ہی نظر آئی۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਕਾ ਮੂਲੁ ਰਚਿਆ ਜੋਤਿ ਰਾਖੀ ਤਾ ਤੂ ਜਗ ਮਹਿ ਆਇਆ ॥੩੩॥

33 کہے نانک سرسٹ کا مُول رچیا جوت راکھی تا تُو جگ مہہ آیا۔

نانک کہتے ہیں کہ جب واہے گرو نے کائنات بنانے کی ابتدا کی تو اس نے تجھ میں اپنی روشنی ڈالی تبھی تو اس دنیا میں آیا ہے۔

ਮਨਿ ਚਾਉ ਭਇਆ ਪ੍ਰਭ ਆਗਮੁ ਸੁਣਿਆ ॥

من چاؤ بھیئا پربھ آگم سُنیا

رب کی آمد کی خوش خبری سن کر دل میں بڑا جوش (امید)پیدا ہو گئی ہے۔

ਹਰਿ ਮੰਗਲੁ ਗਾਉ ਸਖੀ ਗ੍ਰਿਹੁ ਮੰਦਰੁ ਬਣਿਆ ॥

ہر منگل گاؤ سکھی گریہہ مندر بنیا

اے میرے دوست ! واہے گرو کی حمد کرو، یہ دل کا گھر ایک مقدس مندر بن گیا ہے۔

ਹਰਿ ਗਾਉ ਮੰਗਲੁ ਨਿਤ ਸਖੀਏ ਸੋਗੁ ਦੂਖੁ ਨ ਵਿਆਪਏ ॥

ہر گاؤ منگل نِت سکھیے سوگ دُوکھ نہ ویائیے

اے دوست ! روزانہ رب کی تسبیح کرنے سے کوئی دکھ درد اور پریشانی پاس نہیں آتی۔

ਗੁਰ ਚਰਨ ਲਾਗੇ ਦਿਨ ਸਭਾਗੇ ਆਪਣਾ ਪਿਰੁ ਜਾਪਏ ॥

گُر چرن لاگے دِن سبھاگے آپنا پِر جائے

وہ دن خوش قسمت ہے، جب گرو کے قدموں میں دل لگ جاتا ہے اور محبوب رب کا احساس ہوتا ہے۔

ਅਨਹਤ ਬਾਣੀ ਗੁਰ ਸਬਦਿ ਜਾਣੀ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਹਰਿ ਰਸੁ ਭੋਗੋ ॥

انہت بانی گُر سبد جانی ہر نام ہر رس بھوگو

گرو کے کلام سے لامحدود کلام کی جان کاری ہوئی ہے، واہے گرو کا نام لیتے رہو اور واہے گرو کی یاد کا جام پیتے رہو۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਪ੍ਰਭੁ ਆਪਿ ਮਿਲਿਆ ਕਰਣ ਕਾਰਣ ਜੋਗੋ ॥੩੪॥

34۔ کہے نانک پربھ آپ مِلیا کرن کارن جوگو

نانک کہتے ہیں کہ سب کرنے کروانے پر قادر رب خود ہی آملا ہے۔

ਏ ਸਰੀਰਾ ਮੇਰਿਆ ਇਸੁ ਜਗ ਮਹਿ ਆਇ ਕੈ ਕਿਆ ਤੁਧੁ ਕਰਮ ਕਮਾਇਆ ॥

ے سریرا میریا اِس جگ مہہ آئیکے کیا تُدھ کرم کمایا

اے میرے جسم! اس دنیا میں آکر تونے کون سا نیک کام کیا ہے؟

ਕਿ ਕਰਮ ਕਮਾਇਆ ਤੁਧੁ ਸਰੀਰਾ ਜਾ ਤੂ ਜਗ ਮਹਿ ਆਇਆ ॥

کہ کرم کمایا تُدھ سریرا جا تُو جگ مہہ آیا

اے جسم! اس دنیا میں آکر تونے کیا عمل کیا ہے؟

ਜਿਨਿ ਹਰਿ ਤੇਰਾ ਰਚਨੁ ਰਚਿਆ ਸੋ ਹਰਿ ਮਨਿ ਨ ਵਸਾਇਆ ॥

جِن ہر تیرا رچن رچیا سو ہر ہر من نہ وسائیا

جس واہے گرو نے تجھے پیدا کیا ہے، اسے تو دل میں ہی نہیں بسایا۔

ਗੁਰ ਪਰਸਾਦੀ ਹਰਿ ਮੰਨਿ ਵਸਿਆ ਪੂਰਬਿ ਲਿਖਿਆ ਪਾਇਆ ॥

گُر پرسادی ہر من وسیا پُورب لکھیا پائیا

۔گرو کی مہربانی سے واہے گرو اس کے دل میں ہی بسا ہے، پچھلے اعمال کی وجہ سے اسے یہ مرتبہ ملا ہے

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਏਹੁ ਸਰੀਰੁ ਪਰਵਾਣੁ ਹੋਆ ਜਿਨਿ ਸਤਿਗੁਰ ਸਿਉ ਚਿਤੁ ਲਾਇਆ ॥੩੫॥

35۔ کہے نانک ایہہ سریر پروان ہوآ جِن ستگُور سئیوں چِت لایا

نانک کہتے ہیں کہ جس نے ست گرو میں دماغ لگا ہے، اس کا یہ جسم کامیاب ہو گیا ہے۔

ਏ ਨੇਤ੍ਰਹੁ ਮੇਰਿਹੋ ਹਰਿ ਤੁਮ ਮਹਿ ਜੋਤਿ ਧਰੀ ਹਰਿ ਬਿਨੁ ਅਵਰੁ ਨ ਦੇਖਹੁ ਕੋਈ ॥

اے نیترو میریو ہر تُم مہہ جوت دھری ہر بِن اور نہ دیکھو کوئی

اے میری نظروں ! واہے گرو نے تجھ میں روشنی ڈالی ہے، اس لیے اس کے سوا کسی دوسرے کو مت دیکھو۔

ਹਰਿ ਬਿਨੁ ਅਵਰੁ ਨ ਦੇਖਹੁ ਕੋਈ ਨਦਰੀ ਹਰਿ ਨਿਹਾਲਿਆ ॥

ہر بِن اَوَر نہ دیکھو کوئی ندری ہر نہالیا

رب کے سوا کسی دوسرے کو مت دیکھو کیونکہ اس کی مہربانی سے ہی تجھے بینائی ملی ہے۔

ਏਹੁ ਵਿਸੁ ਸੰਸਾਰੁ ਤੁਮ ਦੇਖਦੇ ਏਹੁ ਹਰਿ ਕਾ ਰੂਪੁ ਹੈ ਹਰਿ ਰੂਪੁ ਨਦਰੀ ਆਇਆ ॥

اِہ وِس سنسار تُم دیکھدے اِہ ہر کا رُوپ ہے ہر رُوپ ندری آئیا

یہ جو ساری دنیا تم دیکھ رہے ہو، یہ واہے گرو کی شکل ہے اور واہے گرو کی ہی شکل نظر آرہی ہے۔

ਗੁਰ ਪਰਸਾਦੀ ਬੁਝਿਆ ਜਾ ਵੇਖਾ ਹਰਿ ਇਕੁ ਹੈ ਹਰਿ ਬਿਨੁ ਅਵਰੁ ਨ ਕੋਈ ॥

گُر پرسادی بُجھیا جا ویکھا ہر اِک ہےَ ہر بِن اور نہ کوئی

گرو کی مہربانی سے یہ راز سمجھ میں آگیا ہے، جدھر بھی دیکھتا ہوں، ایک واہے گرو ہی دکھائی دیتا ہے اور اس کے علاوہ دوسرا کوئی نہیں ہے۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਏਹਿ ਨੇਤ੍ਰ ਅੰਧ ਸੇ ਸਤਿਗੁਰਿ ਮਿਲਿਐ ਦਿਬ ਦ੍ਰਿਸਟਿ ਹੋਈ ॥੩੬॥

کہے نانک اِہ نیتر اندھ سے ستگُر ملیئے دِب درِسٹ ہوئی ۔36

نانک کہتے ہیں کہ یہ آنکھیں پہلے اندھی تھیں لیکن ست گرو سے مل کر انہیں نور الہی حاصل ہو گیا ہے۔

ਏ ਸ੍ਰਵਣਹੁ ਮੇਰਿਹੋ ਸਾਚੈ ਸੁਨਣੈ ਨੋ ਪਠਾਏ ॥

اے سرونہو میریہو ساچے سُننے نو پٹھائے

اے میرے کانوں ! واہے گرو نے تمھیں دنیا میں سچ سننے کے لیے بھیجا ہے۔

ਸਾਚੈ ਸੁਨਣੈ ਨੋ ਪਠਾਏ ਸਰੀਰਿ ਲਾਏ ਸੁਣਹੁ ਸਤਿ ਬਾਣੀ ॥

ساچے سُننے نو پٹھائے سریر لائے سُنو ست بانی

سچ سننے کے لیے رب نے جسم کے ساتھ لگا کر دنیا میں بھیجا ہے اسی لیے حق کی آواز سنو،

ਜਿਤੁ ਸੁਣੀ ਮਨੁ ਤਨੁ ਹਰਿਆ ਹੋਆ ਰਸਨਾ ਰਸਿ ਸਮਾਣੀ ॥

جِت سُنی من تن ہریا ہویا رسنا رس سمانی

جسے سننے سے دماغ اور جسم پرجوش ہو جاتا ہے اور زبان واہے گرو کے ذکر سے تر ہو جاتی ہے۔

ਸਚੁ ਅਲਖ ਵਿਡਾਣੀ ਤਾ ਕੀ ਗਤਿ ਕਹੀ ਨ ਜਾਏ ॥

سچ الکھ وڈانی تا کی گت کہی نہ جائے

اس واضح حق، پوشیدہ اور حیرت انگیز رب کا خوب صورت عمل ناقابل بیان ہے۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਨਾਮੁ ਸੁਣਹੁ ਪਵਿਤ੍ਰ ਹੋਵਹੁ ਸਾਚੈ ਸੁਣਣੈ ਨੋ ਪਠਾਏ ॥੩੭॥

کہے نانک امرت نام سُنو پوِتر ہووہ ساچے سُننے نو پٹھائے37۔

نانک کہتے ہیں کہ امرت نام سنو اور پاک ہو جاؤ، واہے گرو نے تمہیں سچ سننے کے لیےدنیا میں بھیجا ہے۔

ਹਰਿ ਜੀਉ ਗੁਫਾ ਅੰਦਰਿ ਰਖਿ ਕੈ ਵਾਜਾ ਪਵਣੁ ਵਜਾਇਆ ॥

ہر جیو گُفا اندر رکھ کے واجا پون وجایا

واہے گرو نے روح کو جسم کے غار میں رکھ کر زندگی بخشی ہے۔

ਵਜਾਇਆ ਵਾਜਾ ਪਉਣ ਨਉ ਦੁਆਰੇ ਪਰਗਟੁ ਕੀਏ ਦਸਵਾ ਗੁਪਤੁ ਰਖਾਇਆ ॥

وجائیا واجا پون نو دُآرے پرگٹ کیے دسوا گُپت رکھایا

اس نے زندگی بخشی ہے یعنی زندگی کی سانسیں جاری کی ہیں، جسم نامی غار کے نو دروازے: آنکھ، کان،
ـ منہ، ناک وغیرہ کو ظاہر کیا اور دسویں دروازے کو خفیہ رکھا ہوا ہے

ਗੁਰਦੁਆਰੈ ਲਾਇ ਭਾਵਨੀ ਇਕਨਾ ਦਸਵਾ ਦੁਆਰੁ ਦਿਖਾਇਆ ॥

گُردوارے لائے بھاونی اِکنا دسوا دوآر دِکھایا

اس نے گرو کا مرید بننے سے دسویں دروازہ دکھا دیا ہے۔

ਤਹ ਅਨੇਕ ਰੂਪ ਨਾਉ ਨਵ ਨਿਧਿ ਤਿਸ ਦਾ ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਈ ਪਾਇਆ ॥

تہہ انیک رُوپ ناؤنَو نِدھ تِس دا انت نہ جائی پایا

وہاں دسویں دروازے میں مختلف شکلوں اور نو خزانوں والا نام رہتا ہے، جس کا راز نہیں جانا جا سکتا۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਹਰਿ ਪਿਆਰੇ ਜੀਉ ਗੁਫਾ ਅੰਦਰਿ ਰਖਿ ਕੈ ਵਾਜਾ ਪਵਣੁ ਵਜਾਇਆ ॥੩੮॥

کہے نانک ہرپیارےَ جیو گُفا اندر رکھ کے واجا پوَن وجائیا

نانک کہتے ہیں کہ پیارے رب نے روح کو جسم نامی غار میں رکھ کر زندگی بخشی ہے۔

ਏਹੁ ਸਾਚਾ ਸੋਹਿਲਾ ਸਾਚੈ ਘਰਿ ਗਾਵਹੁ ॥

ایہہ ساچا سوہیلا ساچے گھر گاوہو

واہے گرو کا یہ سچا گیت سچے گھر (نیک صحبت) میں بیٹھ کر گاؤ۔

ਗਾਵਹੁ ਤ ਸੋਹਿਲਾ ਘਰਿ ਸਾਚੈ ਜਿਥੈ ਸਦਾ ਸਚੁ ਧਿਆਵਹੇ ॥

گاوہو تا سوہیلا گھر ساچے جتھے سدا سچ دھیاوہے

اس سچے گھر (نیک صحبت) میں بیٹھ کر سچا گیت گاؤ، جہاں ہمیشہ حق پر غور کیا جاتا ہے۔

ਸਚੋ ਧਿਆਵਹਿ ਜਾ ਤੁਧੁ ਭਾਵਹਿ ਗੁਰਮੁਖਿ ਜਿਨਾ ਬੁਝਾਵਹੇ ॥

سچو دھیاوہے جا تُدھ بھاوہے گُرمُکھ جِنا بُجھاوہے

اے واہے گرو ! جو تجھے اچھے لگتے ہیں اور گرو کے تربیت یافتہ جن لوگوں کو معرفت حاصل ہوجاتی ہے،

وہی حتمی سچائی پر غور کرتے ہیں۔

ਇਹੁ ਸਚੁ ਸਭਨਾ ਕਾ ਖਸਮੁ ਹੈ ਜਿਸੁ ਬਖਸੇ ਸੋ ਜਨੁ ਪਾਵਹੇ ॥

اِہ سچ سبھنا کا کھسم ہے جِس بخسے سو جن پاوہے

یہ حتمی سچائی سب کی مالک ہے، سچ اسے ہی حاصل ہوتا ہے جسے وہ خود عطا کرتا ہے۔

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਸਚੁ ਸੋਹਿਲਾ ਸਚੈ ਘਰਿ ਗਾਵਹੇ ॥੩੯॥

کہے نانک سچ سوہیلا سچے گھر گاوہے۔39

نانک کہتے ہیں کہ سچے گھر (نیک صحبت) میں بیٹھ کر سچا گیت گاتے رہو۔

ਅਨਦੁ ਸੁਣਹੁ ਵਡਭਾਗੀਹੋ ਸਗਲ ਮਨੋਰਥ ਪੂਰੇ ॥

انند سُنو وڈبھاگیہو سگل منورتھ پورے

اے خوش نصیبو! آپ یقین کے ساتھ مزے سے کلام سنو، اسے سننے سے سب دلی تمنائیں پوری ہوجاتی ہیں۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਪ੍ਰਭੁ ਪਾਇਆ ਉਤਰੇ ਸਗਲ ਵਿਸੂਰੇ ॥

پاربرہم پربھ پایا اُترے سگل وِسورے

جس نے رب العزت کو پا لیا ہے، اس کے سبھی دکھ درد دور ہو گئے ہیں۔

ਦੂਖ ਰੋਗ ਸੰਤਾਪ ਉਤਰੇ ਸੁਣੀ ਸਚੀ ਬਾਣੀ ॥

دوکھ روگ سنتاپ اُترے سُنی سچی بانی

جس نے سچا کلام سنا ہے، اس کی ساری پریشانیاں، بیماریاں اور الجھنیں ختم ہو گئی ہیں۔

ਸੰਤ ਸਾਜਨ ਭਏ ਸਰਸੇ ਪੂਰੇ ਗੁਰ ਤੇ ਜਾਣੀ ॥

سنت ساجن بھئے سرسے پورے گُر تے جانی

جنہوں نے کامل گرو سے اس کلام کو جان لیا ہے، وہ سبھی نیک سنت خوش ہو گئے ہیں۔

ਸੁਣਤੇ ਪੁਨੀਤ ਕਹਤੇ ਪਵਿਤੁ ਸਤਿਗੁਰੁ ਰਹਿਆ ਭਰਪੂਰੇ ॥

سُنتے پُنیت کہتے پوِت ستگر رہیا بھرپورے

اس کلام کو سننے والے پاک ہو جاتے ہیں اور اسے پڑھنے والے بھی پاکیزہ ہو جاتے ہیں، ست گرو کا کلام جامع ہے۔

ਬਿਨਵੰਤਿ ਨਾਨਕੁ ਗੁਰ ਚਰਣ ਲਾਗੇ ਵਾਜੇ ਅਨਹਦ ਤੂਰੇ ॥੪੦॥੧॥

بِنونت نانک گرچرن لاگے واجے انحد تورے۔40۔1

نانک عرض کرتے ہیں کہ گرو کے قدموں میں رہنے کی وجہ سے دل میں لامحدود آواز کے ساز بج رہے ہیں۔

ਅਰਦਾਸ

عبادت

ੴ ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਜੀ ਕੀ ਫ਼ਤਹਿ॥

رب ایک ہے۔ تمام فتح حیرت انگیز گرو (رب) کی ہے۔

ਸ੍ਰੀ ਭਗੌਤੀ ਜੀ ਸਹਾਇ।

قابل احترام تلوار (جسموں کو ختم کرنے والے کی شکل میں رب) ہماری مدد کریں!

ਵਾਰ ਸ੍ਰੀ ਭਗੌਤੀ ਜੀ ਕੀ ਪਾਤਸ਼ਾਹੀ ੧੦॥

دسویں گرو کے ذریعہ سنائی گئی قابل احترام تلوار کی تعریف۔

ਪ੍ਰਿਥਮ ਭਗੌਤੀ ਸਿਮਰਿ ਕੈ ਗੁਰ ਨਾਨਕ ਲਈਂ ਧਿਆਇ॥

پہلے تلوار کو یاد کرو (خدا کو برائیوں کو ختم کرنے والے کی شکل میں رب)؛ پھر نانک کو یاد کریں (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਫਿਰ ਅੰਗਦ ਗੁਰ ਤੇ ਅਮਰਦਾਸੁ ਰਾਮਦਾਸੈ ਹੋਈਂ ਸਹਾਇ॥

پھر گرو انگد، گرو امرداس اور گرو رام داس کو یاد کریں اور ان کا دھیان کریں۔ کیا وہ ہماری مدد کرسکتے ہیں! (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਅਰਜਨ ਹਰਗੋਬਿੰਦ ਨੋ ਸਿਮਰੌ ਸ੍ਰੀ ਹਰਿਰਾਇ॥

گرو ارجن، گرو ہرگوبند اور محترم گرو ہررائے کو یاد کریں اور ان کا دھیان کریں۔ (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਸ੍ਰੀ ਹਰਿਕ੍ਰਿਸ਼ਨ ਧਿਆਈਐ ਜਿਸ ਡਿਠੈ ਸਭਿ ਦੁਖ ਜਾਇ॥

قابل احترام گرو ہر کرشن کو یاد کریں اور ان کا دھیان کریں، جن کے دیدار سے تمام مصائب دور ہو جاتے ہیں۔ (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਤੇਗ ਬਹਾਦਰ ਸਿਮਰਿਐ ਘਰ ਨਉ ਨਿਧਿ ਆਵੈ ਧਾਇ॥

گرو تیگ بہادر کو یاد کریں اور پھر روحانی دولت کے نو ذرائع آپ کے گھر تیزی سے آئیں گے۔

ਸਭ ਥਾਂਈ ਹੋਇ ਸਹਾਇ॥

اے رب ! برائے کرم ہمیں راستہ دکھا کر ہر جگہ ہماری مدد کریں۔

ਦਸਵਾਂ ਪਾਤਸ਼ਾਹ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਗੋਬਿੰਦ ਸਿੰਘ ਸਾਹਿਬ ਜੀ! ਸਭ ਥਾਂਈ ਹੋਇ ਸਹਾਇ॥

قابل احترام دسویں گرو گوبند سنگھ (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں) کو یاد کریں۔

ਦਸਾਂ ਪਾਤਸ਼ਾਹੀਆਂ ਦੀ ਜੋਤ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਜੀ ਦੇ ਪਾਠ ਦੀਦਾਰ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

قابل احترام گرو گرنتھ صاحب میں موجود دس راجاؤں کی الہی روشنی پر غور اور دھیان کریں اور اپنے خیالات کو الہی تعلیمات کی طرف موڑیں اور گرو گرنتھ صاحب کی نظر سے خوشی حاصل کریں۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਪੰਜਾਂ ਪਿਆਰਿਆਂ, ਚੌਹਾਂ ਸਾਹਿਬਜ਼ਾਦਿਆਂ, ਚਾਲ੍ਹੀਆਂ ਮੁਕਤਿਆਂ, ਹਠੀਆਂ ਜਪੀਆਂ, ਤਪੀਆਂ, ਜਿਨ੍ਹਾ ਨਾਮ ਜਪਿਆ, ਵੰਡ ਛਕਿਆ, ਦੇਗ ਚਲਾਈ, ਤੇਗ ਵਾਹੀ, ਦੇਖ ਕੇ ਅਣਡਿੱਠ ਕੀਤਾ, ਤਿਨ੍ਹਾਂ ਪਿਆਰਿਆਂ, ਸਚਿਆਰਿਆਂ ਦੀ ਕਮਾਈ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ, ਖਾਲਸਾ ਜੀ ! ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

(گرو گوبند سنگھ کے) چار بیٹوں کے پانچ متعلقین کے اعمال کے بارے میں سوچو۔ چالیس شہیدوں کی؛ ناقابل یقین عزم کے بہادر سکھوں کی؛ نام کے رنگ میں ڈوبے عبادت گذاروں کی؛ ان میں سے جو نام میں مگن تھے؛ ان لوگوں میں سے

جنہوں نے نام کا ذکر کیا اور صحبت میں اپنا کھانا کھایا۔ مفت باورچی خانے شروع کرنے والوں میں سے؛ (حق کی حفاظت کے لیے) تلوار چلانے والوں میں سے؛ دوسروں کی خامیوں کو نظر انداز کرنے والوں میں سے؛ اوپر سب خالص اور سچے عقیدت مند تھے۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਸਿੰਘਾਂ ਸਿੰਘਣੀਆਂ ਨੇ ਧਰਮ ਹੇਤ ਸੀਸ ਦਿੱਤੇ, ਬੰਦ ਬੰਦ ਕਟਾਏ, ਖੋਪਰੀਆਂ ਲੁਹਾਈਆਂ, ਚਰਖੜੀਆਂ ਤੇ ਚੜ੍ਹੇ, ਆਰਿਆਂ ਨਾਲ ਚਿਰਾਏ ਗਏ, ਗੁਰਦੁਆਰਿਆਂ ਦੀ ਸੇਵਾ ਲਈ ਕੁਰਬਾਨੀਆਂ ਕੀਤੀਆਂ, ਧਰਮ ਨਹੀਂ ਹਾਰਿਆ, ਸਿੱਖੀ ਕੇਸਾਂ ਸੁਆਸਾਂ ਨਾਲ ਨਿਬਾਹੀ, ਤਿਨ੍ਹਾਂ ਦੀ ਕਮਾਈ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ ਖਾਲਸਾ ਜੀ! ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

ان بہادر سکھ مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کے ذریعے کی گئی بے مثال خدمات کو سوچیں اور یاد کریں، جنہوں نے اپنے سر قربان کیے؛ لیکن اپنے سکھ مذہب سے دستبردار نہیں ہوئے۔ جس نے جسم کے ہر جوڑ کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیے۔ جس کی کھوپڑی نکال دی۔ جنہیں پہیوں پر باندھ کر گھمایا جاتا تھا اور ٹکڑوں میں توڑ دیا جاتا تھا، جنہیں آری سے کاٹا گیا تھا۔ جو زندہ بچ گئے تھے۔ جنہوں نے گوردواروں کے وقار کو برقرار رکھنے کے لیے اپنی جانیں قربان کیں۔ جنہوں نے اپنا سکھ مذہب ترک نہیں کیا۔ جنہوں نے اپنے سکھ مذہب کو قائم رکھا اور آخری سانس تک اپنے لمبے بالوں کو بچایا۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਪੰਜਾਂ ਤਖਤਾਂ, ਸਰਬੱਤ ਗੁਰਦੁਆਰਿਆਂ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

اپنے خیالات کو سبھی آسنوں اور تمام گوردواروں کی طرف موڑیں۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਪ੍ਰਿਥਮੇ ਸਰਬੱਤ ਖਾਲਸਾ ਜੀ ਕੀ ਅਰਦਾਸ ਹੈ ਜੀ, ਸਰਬੱਤ ਖਾਲਸਾ ਜੀ ਕੋ ਵਾਹਿਗੁਰੂ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਚਿਤ ਆਵੇ, ਚਿੱਤ ਆਵਨ ਕਾ ਸਦਕਾ ਸਰਬ ਸੁਖ ਹੋਵੇ।

سب سے پہلے، تمام معزز خالصہ یہ دعا کریں کہ وہ آپ کے نام کا دھیان کریں۔ اور اسے مراقبہ کے ذریعے تمام لذتیں اور مسرتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

ਜਹਾਂ ਜਹਾਂ ਖਾਲਸਾ ਜੀ ਸਾਹਿਬ, ਤਹਾਂ ਤਹਾਂ ਰਛਿਆ ਰਿਆਇਤ, ਦੇਗ ਤੇਗ ਫ਼ਤਹਿ, ਬਿਰਦ ਕੀ ਪੈਜ, ਪੰਥ ਕੀ ਜੀਤ, ਸ੍ਰੀ ਸਾਹਿਬ ਜੀ ਸਹਾਇ, ਖਾਲਸੇ ਜੀ ਕੇ ਬੋਲ ਬਾਲੇ, ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

محترم خالصہ جہاں بھی موجود ہوں، اپنی حفاظت اور فضل عطا کریں۔ مفت باورچی خانہ اور تلوار کبھی ناکام نہ ہو۔ اپنے عقیدت مندوں کی عزت بنائے رکھیں۔ سکھ لوگوں پر فتح عطا کریں؛ قابل احترام تلوار ہمیشہ ہماری مدد کو آئے۔ خالصہ کو ہمیشہ احترام ملے۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਸਿੱਖਾਂ ਨੂੰ ਸਿੱਖੀ ਦਾਨ, ਕੇਸ ਦਾਨ, ਰਹਿਤ ਦਾਨ, ਬਿਬੇਕ ਦਾਨ, ਵਿਸਾਹ ਦਾਨ, ਭਰੋਸਾ ਦਾਨ, ਦਾਨਾਂ ਸਿਰ ਦਾਨ, ਨਾਮ ਦਾਨ, ਸ੍ਰੀ ਅੰਮ੍ਰਿਤਸਰ ਜੀ ਦੇ ਇਸ਼ਨਾਨ, ਚੌਂਕੀਆਂ, ਝੰਡੇ, ਬੁੰਗੇ, ਜੁਗੋ ਜੁਗ ਅਟੱਲ, ਧਰਮ ਕਾ ਜੈਕਾਰ, ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!!!

براہِ کرم سکھوں کو سکھ مذہب کا تحفہ، لمبے بالوں کا تحفہ، سکھ قوانین پر عمل کرنے کا تحفہ، الہی علم کا تحفہ، پختہ یقین کا تحفہ، یقین کا تحفہ اور نام کا سب سے بڑا تحفہ عطا کریں۔ ربا وے ! گانا بجانے والو، حویلی اور بینر ہمیشہ کے لیے موجود رہیں۔ سچ کی ہمیشہ فتح ہو، بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਸਿੱਖਾਂ ਦਾ ਮਨ ਨੀਵਾਂ, ਮਤ ਉੱਚੀ ਮਤ ਦਾ ਰਾਖਾ ਆਪ ਵਾਹਿਗੁਰੂ।

تمام سکھوں کے دل شائشتہ رہیں اور ان کا علم بلند ہو۔ ربا وے ! آپ علم کے محافظ ہیں۔

ਹੇ ਨਿਮਾਣਿਆਂ ਦੇ ਮਾਣ, ਨਿਤਾਣਿਆਂ ਦੇ ਤਾਣ, ਨਿਓਟਿਆਂ ਦੀ ਓਟ, ਸੱਚੇ ਪਿਤਾ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ! ਆਪ ਦੇ ਹਜ਼ੂਰ.....ਦੀ ਅਰਦਾਸ ਹੈ ਜੀ।

اے سچے والد، واہے گرو ! آپ دین کی شان ہیں، بے بسوں کی طاقت، بے سہارا لوگوں کی پناہ گاہ ہیں، ہم آپ کی بارگاہ میں عاجزی سے دعا کرتے ہیں۔(یہاں کئے گئے موقع یا دعا کی جگہ کو تبدیل کردیا کریں)۔

ਅੱਖਰ ਵਾਧਾ ਘਾਟਾ ਭੁੱਲ ਚੁੱਕ ਮਾਫ ਕਰਨੀ। ਸਰਬੱਤ ਦੇ ਕਾਰਜ ਰਾਸ ਕਰਨੇ।

برائے مہربانی اوپر دعا کو پڑھنے میں ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف کریں۔ برائے کرم سب کے مقاصد کو پورا کریں۔

ਸੇਈ ਪਿਆਰੇ ਮੇਲ, ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਮਿਲਿਆਂ ਤੇਰਾ ਨ ਚਿੱਤ ਆਵੇ। ਨਾਨਕ ਨਾਮ ਚੜ੍ਹਦੀ ਕਲਾ, ਤੇਰੇ ਭਾਣੇ ਸਰਬੱਤ ਦਾ ਭਲਾ।

براۓ کرم ہمیں اُن سچے عبادت گذاروں سے ملوائیں، جن سے مل کر، ہم آپ کے نام کو یاد اور دھیان کر سکیں۔ ربا وے ! سچے گرو نانک کے ذریعے، آپ کا نام بلند ہوسکتا ہے اور آپ کی خواہش کے مطابق سب خوشحال ہوسکتے ہیں۔

ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਜੀ ਕਾ ਖ਼ਾਲਸਾ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਜੀ ਕੀ ਫਤਹਿ

خالصہ رب کا ہے۔ تمام فتح رب کی فتح ہے

-

سفر کے لیے فلسفہ

سکھ مت کا تصور منطق، جامعیت اور روحانی اور مادی دنیا کے لیے "بغیر کسی دکھاوے کے" نظریے کی خاصیت ہے۔ اس کی مذہبی کتاب سادگی سے نشان زد ہیں۔ سکھ اخلاقیات میں آدمی کے خود کے لیے فرض اور سماج کے لیے (سنگت) کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہے۔

سکھ مذہب قریب قریب 500 سال پہلے گرونانک کے ذریعے بنیاد رکھی ہوئی دنیا کا سب سے قوی مذہب ہے۔ یہ ایک اعلیٰ ہستی اور کائنات کو بنانے والے (واہے گرو) میں بھروسے پر زور دیتا ہے۔ یہ مسلسل خوشیوں کے لیے ایک آسان سیدھا راستہ فراہم کرتا ہے اور محبت اور دنیاوی بھائی چارے کا پیغام پھیلاتا ہے۔ سکھ مذہب سختی سے ایک توحید پرستی وشواس ہے اور رب کو محض ایک ایسی ہستی کے طور پر تسلیم کرتا ہے جو وقت یا جگہ کی حدود کے تابع نہیں ہے۔

سکھ مذہب کا ماننا ہے کہ صرف ایک ہی رب ہے، جو خالق، پالنے والا، تباہ کرنے والا ہے اور انسانی شکل نہیں لیتا۔ پیغمبر کے نظریے کا سکھ مذہب میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہ دیوی دیوتاؤں اور دیگر دیوتاؤں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔

سکھ مذہب میں اخلاقیات اور مذہب ایک ساتھ چلتے ہیں۔ روحانی ترقی کی طرف قدم بڑھانے کے لیے انسان کو روزمرہ کی زندگی میں، اخلاقی اوصاف کو پیدا کرنا چاہیے اور خوبیوں پر عمل کرنا چاہیے۔ ایمانداری، ہمدردی، سخاوت، نرمی اور عاجزی جیسے اوصاف کو صرف کوشش اور استقامت سے ہی پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔ ہمارے عظیم گرؤں کی زندگی اس سمت میں تحریک کا ذریعہ ہے۔

سکھ مذہب سکھاتا ہے کہ انسانی زندگی کا مقصدپیدائش اور موت کے چکر کو توڑنا اور رب میں ضم ہونا ہے۔ یہ گرو کی تعلیمات پر عمل کرنے، مقدس نام (نام) پر دھیان اور خدمت اور خیراتی کام انجام دے کر پورا کیا جا سکتا ہے۔

نام راہ رب کو یاد کرنے کے لیے روزانہ عبادے پر زور دیتا ہے۔ نجات حاصل کرنے کے لیے انسان کو پانچ جذبات، کام (خواہش)، کرودھ (غصہ)، لوبھ (لالچ)، موہ (دنیاوی لگاؤ) اور اہنکار (فخر) پر قابو رکھنا ہوگا۔ سنگھ سکھ مذہب میں برت اور

مقدس مقام کی زیارت، شگون اور مراقبہ جیسے رسومات اور معمولات کو رد کر دیا گیا ہے۔ انسانی زندگی کا مقصد واہے گرو کے ساتھ ضم ہونا ہے اور یہ گرو گرنتھ صاحب کی تعلیمات پر عمل کرنے سے پورا کیا جاتا ہے۔ سکھ مذہب عبادت کے راستے یا عقیدت کے راستے پر زور دیتا ہے۔ حالاں کہ یہ علمی راستہ (علم کا راستہ) اور کرم راہ (عمل کا راستہ) کی اہمیت کو پہچانتا ہے۔ یہ روحانی مقصد تک پہنچنے کے لیے رب کے فضل حاصل کرنے کی ضرورت پر سب سے زیادہ زور دیتا ہے۔

سکھ مت ایک جدید، عقلی اور عملی مذہب ہے۔ اس کا ماننا ہے کہ عام خاندانی زندگی (آل و اولاد) کی نجات کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ نجات حاصل کرنے کے لیے برہم چاریہ یا دنیا کا ترک کرنا ضروری نہیں ہے۔ دنیاوی برائیوں اور لالچوں سے الگ رہنا ممکن ہے۔ ایک عقیدت مند کو دنیا میں رہنا چاہئے اور پھر بھی اپنے سر کو عام دباؤ اور ہنگاموں سے اوپر رکھنا چاہئے۔ وہ ایک عقلمند سپاہی ہونا چاہیے اور واہے گرو کے لیے سنت ہونا چاہیے۔

سکھ مذہب سبھی ملکوں میں پایا جانے والا اور "سکولر مذہب" ہے اور اس طرح ذات، عقیدہ، نسل یا جنس کی بنیاد پر تمام بھیدوں کو خارج کرتا ہے۔یہ مانتا ہے کہ رب کی نظر میں سبھی انسان برابر ہیں۔ گرووں نے عورتوں کی برابری پر زور دیا اور بچیوں کے قتل اور ستی (بیوہ کو جلانے) کے رواج کو خارج کر دیا۔ اس نے بیوہ کی دوبارہ شادی کو بھی فعال طور پر فروغ دیا اور پردہ کے نظام کو خارج کردیا۔ ذہن کو اس پر مرکوز رکھنے کے لیے مقدس نام (نام) کا دھیان کرنا چاہیے اور خدمت اور خیراتی کام کرنا چاہیے۔ ایمانداری سے کام (کرت کرن) کے ذریعے اپنی روزی کمانا معزز سمجھا جاتا ہے, نہ کہ بھیک مانگ کر یا بے ایمانی سے۔ دوسروں کے ساتھ اشتراک کرنا بھی ایک سماجی ذمہ داری ہے۔ انسان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ دسوند (اپنی کمائی کے 10%) کے ذریعے ضرورت مندوں کی مدد کرے گا۔ سیوا، سماجی خدمات بھی سکھ مذہب کا ایک لازمی حصہ ہے۔ ہر گوردوارے میں مفت سماجی کچن (لنگر) اور تمام مذاہب کے لوگوں کے لیے کھلا اس سماجی خدمات کا ایک اظہار ہے۔ سکھ مذہب یہ یقین کہ جو کچھ بھی ہو گا صحیح اور اچھا ہو گا اور امید کی وکالت کرتا ہے۔یہ مایوسی کے نظریے کو قبول نہیں کرتا۔

گروؤں کا خیال تھا کہ اس زندگی کا ایک ہدف اور ایک مقصد ہے۔ یہ خود اور رب کے ادراک کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ وہ اپنے اعمال کے نتائج سے حفاظت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اس لیے اسے اپنے کاموں میں بہت محتاط رہنا چاہیے۔

سکھوں کا صحیفہ، گرو گرنتھ صاحب، ابدی گرو ہیں۔ یہی واحد مذہب ہے جس نے مقدس کتاب کو مذہبی استاد کا درجہ دیا ہے۔ سکھ مذہب میں ایک زندہ انسانی گرو (پیغمبر) کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔

خواتین کا کردار

سکھ مذہب کے اصول بتاتے ہیں کہ خواتین میں مردوں کے برابر روحیں ہوتی ہیں اور انہیں اپنی روحانیت پیدا کرنے کا مساوی حق ہوتا ہے۔ وہ مذہبی اجتماعات میں لوگوں کی رہنمائی کر سکتے ہیں، اکھنڈ رستا (مقدس صحیفوں کی مسلسل تلاوت) میں حصہ لے سکتے ہیں، کرتن (ایک گروپ میں بھجن کی تلاوت) کرسکتے ہیں، گرنتھوں (پجاری) کے طور پر کام کر سکتے ہیں۔ وہ تمام مذہبی، ثقافتی، سماجی اور سیکولر سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ سکھ مذہب مردوں اور عورتوں کو برابری دینے والا دنیا کا پہلا بڑا مذہب تھا، گرو نانک نے صنفی مساوات کی تبلیغ کی، اور ان کے جانشین گرووں نے خواتین کو سکھ عبادت اور مشق کی تمام سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لینے کی ترغیب دی۔

گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

عورت اور مرد، سبھی رب نے بنائے ہیں۔ یہ سب رب کا کھیل ہے۔ نانک کہتے ہیں: آپ کی پوری دنیا اچھی اور مقدس ہے۔ ایس جی جی ایس صفحہ 304

سکھ تاریخ نے مردوں کی خدمت، لگن، قربانی اور بہادری میں خواتین کا کردار برابر درج کیا ہے۔ خواتین کے اخلاقی وقار، خدمت اور ایثار کی بہت سی مثالیں سکھ روایت میں لکھی گئی ہیں۔ سکھ مذہب کے مطابق مرد اور عورت ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ باہمی تعلق اور باہمی انحصار کے نظام میں جہاں مرد عورت سے پیدا ہوتا ہے اور عورت مرد کے بیج سے پیدا ہوتی ہے۔

سکھ مت کے مطابق ایک مرد اپنی زندگی میں عورت کے بغیر محفوظ اور مکمل محسوس نہیں کرسکتا ہے، اور ایک مرد کی کامیابی اس عورت کی محبت اور قربانی سے کڑی ہوئی ہے، جو اس کے ساتھ اپنی زندگی گذارتی ہے، اور اس کے برعکس۔ گرو نانک نے کہا:

یہ ایک عورت ہے جو دوڑ کو جاری رکھتی ہے" اور ہمیں "عورت کو بے کار اور مجرم نہیں سمجھنا چاہئے، [جب] لیڈر اور بادشاہ خواتین سے پیدا ہوتے ہیں"۔ ایس جی جی ایس ، صفحہ: 473۔

SikhBookClub.com

SGGSONLINE.COM

نجات: اٹھانے کا ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ آیا کوئی مذہب خواتین کو نجات حاصل کرنے کے قابل مانتا ہے، یہاں رب کا حصول یا اعلیٰ روحانی مقام، گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

"سبھی جاندار میں رب بستا ہے، رب تمام شکلوں، نر اور مادہ پر محیط ہے" (گرو گرنتھ صاحب، صفحہ 605)۔

گرو گرنتھ صاحب کے اوپر لکھی بات سے، رب کی روشنی دونوں جنسوں کے ساتھ یکساں طور پر رہتی ہے۔ اس لیے مرد اور عورت دونوں گرو کی تعلیمات پر عمل کر کے یکساں طور پر آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔ کوئی مذاہب میں ایک عورت کو مرد کی روحانیت میں رکاوٹ سمجھا جاتا ہے لیکن سکھ مذہب میں نہیں۔ گرو نے اسے مسترد کر دیا۔ 'سکھ مذہب پر موجودہ خیالات' میں، ایلس باسکر کے کہتی ہیں:

"پہلے گرو نے عورت کو مرد کے برابر رکھا... عورت مرد کے لیے رکاوٹ نہیں تھی، بلکہ رب کی خدمت کرنے اور آزادی کی تلاش میں ایک ساتھی تھی"۔

شادی

گرو نانک نے خاندان کی سفارش کی۔ ایک فیملی والے کی زندگی، برہم چاریہ اور ترک کے بجائے شوہر اور بیوی برابر کے شریک تھے اور دونوں وفاداری کے قانون کے پابند تھے۔ مقدس آیات میں، گھریلو خوشی کو ایک پیارے آئیڈیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور شادی رب سے محبت کے اظہار کے لیے ایک چل رہی شکل فراہم کرتی ہے۔ ابتدائی سکھ مت کے شاعر اور سکھ نظریے کے مستند ترجمان بھائی گرداس نے خواتین کو بہت زیادہ خراج تحسین پیش کیا ہے۔ وہ کہتا ہے:

ایک عورت اپنے والدین کے گھر میں پسندیدہ ہے، اپنے والد اور والدہ سے بہت پیار کرتی ہے۔ اپنے سسرال میں، وہ خاندان کی بنیاد ہے، اس کی خوش قسمتی کی ضمانت ہے... روحانی علم میں شرکت کرنا اور حکمت اور اعلیٰ صفات سے مالا مال، ایک عورت، مرد کا دوسرا آدھا، اسے آزادی کے دروازے تک لے جاتا ہے۔ (ورن، وی 16)

برابری کا درجہ

مردوں اور عورتوں کے درمیان یکساں جگہ کو یقینی بنانے کے لیے، گرو نے شروعات، ہدایات یا سنگت (مقدس سنگتی) اور پنگت (ایک ساتھ کھانے) کاموں میں حصہ لینے کے معاملے میں جنسوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا۔ سروپ داس بھلا، مہیما پرکاش کے مطابق، گرو امرداس نے خواتین کے پردے کے استعمال کی مخالفت کی۔ انہوں خواتین کو شاگردوں میں بعض برادریوں کی نگرانی کے لیے چنا اور ستی رواج کے خلاف تبلیغ کی۔ سکھ تاریخ میں بہت سی خواتین کے نام درج ہیں، جیسے ماتا گجری، مائی بھاگو، ماتا سندری، رانی صاحب کور، رانی سدا کور اور مہارانی جند کور، جنہوں نے اپنے دور کے واقعات میں اہم کردار ادا کیا۔

تعلیم

سکھ مذہب میں تعلیم کو بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔ یہ کسی کی بھی کامیابی کی کنجی ہے۔ یہ شخصی ترقی کا ایک طریقہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ تیسرے گرو نے کئ اسکولوں کو قائم کا۔ گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

تمام الہی علم اور غور و فکر گرو کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں" (گرو گرنتھ صاحب، صفحہ 831)۔

سبھی کے لیے تعلیم ضروری ہے اور سبھی کو سب سے اچھا بننے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ تیسرے گرو کی طرف سے بھیجے گئے سکھ مشنریوں میں باون خواتین تھیں۔ 'سکھ خواتین کا کردار اور حیثیت' میں ڈاکٹر مہندر کور گل لکھتی ہیں

"گرو امرداس کو بھروسہ تھا کہ کوئی بھی تعلیم اس وقت تک جڑ نہیں پکڑ سکتی؛ جب تک کہ انہیں خواتین حضرا ے قبول نہیں کرتی۔"

لباس پر پابندی

خواتین کو نقاب نہ پہننے کی ضرورت کے علاوہ، سکھ مذہب ڈریس کوڈ کے بارے میں ایک عام لیکن بہت اہم بیان دیتا ہے۔ یہ جنس سے قطع نظر تمام سکھوں پر لاگو ہوتا ہے۔ گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

"ایسے کپڑے پہننے سے پرہیز کریں جن میں جسم آرام محسوس نہ کرے اور دماغ خراب خیالات سے بھرا ہو۔" ایس جی جی ایس، صفحہ 16

اس طرح سکھوں کو احساس ہوگا کہ کس قسم کے کپڑے دماغ کو برے خیالات سے بھرتے ہیں اور ان سے بچنا چاہیے۔ سکھ خواتین سے کرپان (تلوار) اور باقی کے ساتھ اپنی حفاظت کرنے کی امید کی جاتی ہے، یہ خواتین کے لیے منفرد ہے کیونکہ یہ تاریخ میں پہلی بار ہے جب خواتین سے اپنی حفاظت کرنے کی امید کی گئی تھی اور ان سے جسمانی تحفظ کے لیے مردوں پر موقوف ہونے کی امید نہیں کی گئی تھی۔

ایس جی جی ایس اقتباس:

زمین اور آسمان میں مجھے کوئی اور نظر نہیں آتا۔ تمام عورتوں اور مردوں میں، اس کی روشنی چمک رہی ہے۔" ایس جی جی ایس صفحہ 223۔

عورت سے مرد کی پیدائش ہوتی ہے۔ عورت کے اندر، مرد کا تصور کیا جاتا ہے؛ عورت سے وہ جڑا ہوا ہے اور شادی شدہ ہے، عورت اس کی دوست بن جاتی ہے۔ خواتین کے ذریعے آنے والی نسلیں آتی ہیں۔ جب اس کی بیوی مر جاتی ہے تو وہ دوسری عورت کو تلاش کرتا ہے۔ وہ عورت کا پابند ہے۔ تو اسے برا کیوں کہتے ہو؟ ان ہی سے راجا پیدا ہوتے ہیں۔ عورت سے عورت پیدا ہوتی ہے۔ عورت کے بغیر، کوئی بھئی نہیں ہوگا. گرو نانک، ایس جی جی ایس صفحہ 473

جہیز کے حوالے سے: "اے میرے رب، مجھے اپنا نام میری شادی کے تحفے اور جہیز کے طور پر دے دو"۔ شری گرو رام داس جی، صفحہ 78، لائن 18 ایس جی جی ایس

پردے کے رواج کے بارے میں: "رکو، رکو، بہو - اپنے چہرے کو گھنگھٹ سے مت ڈھکو، آخر میں اس سے تمہیں آدھا ڈھانچہ بھی نہیں ملے گا۔ جو تم اس سے پہلے اپنا چہرہ ڈھکا کرتی تھی اس کے قدموں پر مت چلو، اپنے چہرے کو ڈھانکنے کا صرف یہ فائدہ ہے کہ کچھ دنوں تک لوگ کہیں گے: کتنی اچھی دلہن آئی ہے۔ آپ کا گھنگھٹ تب ہی سچ ہوگا، جب آپ اچھلیں گے، ناچیں گے اور شان سے گائیں گے۔ رب کی تعریف کرو. -پی. 484، ایس جی جی ایس

خواتین اور درحقیقت تمام روحوں کو روحانی زندگی گزارنے کے لیے سختی سے حوصلہ افزائی کی گئی تھی:"آؤ، میری پیاری بہنو اور روحانی ساتھیو، مجھے اپنے آغوش میں گلے لگاؤ۔ چلو ایک ساتھ جڑتے ہیں اور ہمارے قادر مطلق مالک شوہر کی کہانیاں سناتے ہیں۔" - گرو نانک، صفحہ 17، ایس جی جی ایس۔

"دوست، باقی تمام لباس خوشی کو مار ڈالتے ہیں، اعضاء کو پہننے سے تکلیف ہوتی ہے، اور دماغ کو غلط خیالات سے بھر دیتا ہے" - ایس جی جی ایس صفحہ 16

پگڑی کی اہمیت

پگڑی ہمیشہ سے سکھ کا کبھی الگ نہ ہونے والا حصہ رہی ہے۔ تقریباً 1500 عیسوی اور سکھ مذہب کے بانی یا جنم دینے والے گرو نانک کے زمانے سے، سکھ پگڑی پہنے ہوئے ہیں۔

پگڑی یا "پگڑی" کو اکثر "پگ" یا "دستار" کی شکل میں چھوٹا کیا جاتا ہے، ایک ہی لیکھ کے لیے الگ الگ بولیوں میں الگ الگ لفظ ہیں۔ یہ سبھی لفظ مرد اور عورت دونوں کے ذریعے اپنے سر کو ڈھکنے کے لیے پہنے جانے والے کپڑے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یہ ایک ہیڈ ڈریس ہے جس میں سر کے چاروں طرف ایک لمبے اسکارف کی طرح کپڑے کو لپیٹا جاتا ہے یا کبھی کبھی ایک اندرونی "ٹوپی" یا پٹکا ہوتا ہے۔ روایتی طور پر ہندوستان میں، پگڑی صرف معاشرے میں اعلیٰ درجہ کے مرد ہی پہنتے تھے۔ پست جگہ یا نیچی ذات کے مردوں کو پگڑی پہننے کی اجازت نہیں تھی۔

حالاں کہ بغیر کٹے ہوئے بالوں کو رکھنے کے لیے گرو گوبند سنگھ نے پانچ کے یا بھروسے کے پانچ لیکھوں میں سے ایک کی شکل میں ضروری کیا تھا، یہ لمبے وقت سے 1469 میں سکھ کی شروعات سے ہی سکھ مذہب سے جڑا ہوا ہے۔ سکھ مذہب دنیا کا واحد مذہب ہے جو سبھی بالغ لڑکوں کے لیے پگڑی پہننا ضروری قرار دیتا ہے۔۔ مغربی ممالک میں پگڑی باندھنے والے زیادہ تر لوگ سکھ ہیں۔ سکھ پگڑی کو دستار بھی کہا جاتا ہے۔ 'دستار' فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مطلب ہے 'واہے گرو کا ہاتھ' جس کا مطلب ہے ان کی دعا۔

سکھ اپنی کئی اور خاص پگڑیوں کے لیے مشہور ہیں۔ روایتی طور پر، پگڑی عزت کی نمائندگی کرتی ہے، اور طویل عرصے سے صرف شرافت کے لیے رکھی گئی ایک چیز رہی ہے۔ ہندوستان میں مغل دور حکومت میں صرف مسلمانوں کو ہی پگڑی پہننے کی اجازت تھی۔ تمام غیر مسلموں کو اسے پہننے سے سختی سے منع کر دیا گیا تھا۔

گرو گوبند سنگھ نے مغلوں کی اس پابندی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اپنے تمام سکھوں کو پگڑیاں پہننے کے لیے کہا۔ یہ اعلیٰ اخلاقی معیارات کے اعتراف میں پہنا جانا تھا جو اس نے اپنے خالصہ پیروکاروں کے لیے تیار کیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کا خالصہ الگ ہو اور "باقی دنیا سے الگ دکھنے کے لیے" پرعزم ہو۔ وہ چاہتے تھے کہ سکھ گرووں کے بتائے ہوئے منفرد راستے پر چلیں۔ اس طرح، ایک پگڑی والا سکھ ہمیشہ بھیڑ سے الگ رہا ہے، جیسا کہ گرو کا ارادہ تھا۔ کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ اس کے 'صاحب سپاہی' نہ صرف آسانی سے پہچانے جائیں بلکہ آسانی سے مل بھی جائیں۔

جب کوئی سکھ مرد یا عورت پگڑی پہنتا ہے تو پگڑی صرف کپڑے کی پٹی نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ سکھ کے سر کے ساتھ ایک ہی ہوجاتا ہے۔ پگڑی ساتھ ہی سکھوں کے ذریعے پہنی جانے والی عقیدے کے چار دیگر مضامین کی مزید روحانی اور دنیاوی اہمیت ہے۔ جب کہ پگڑی پہننے سے اشارہ کئی ہیں۔ خودمختاری، قربانی، عزت نفس، بہادری اور تقوی، لیکن سکھوں کے پگڑی پہننے کی بنیادی وجہ یہ ظاہر کرنا ہے -ان کے جنم داتا خالصہ گرو گوبند سنگھ کے لیے ان کی محبت، اطاعت اور احترام۔

اوپر دی ہوئی روشنی والے الفاظ کو کسی اور چیز سے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ 'اسباب' ہو سکتے ہیں۔

پگڑی ہمارے لیے ہمارے گرو کا تحفہ ہے۔ اس طرح ہم خود کو سنگھ اور کور کی شکل میں تاج پہناتے ہیں جو ہماری اپنی اعلیٰ شعور کے لیے ذمہ داری کے تخت پر بیٹھتے ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے لیے یکساں طور پر، یہ پراجیکٹو شناخت شاہی، فضل اور امتیاز کا اظہار کرتی ہے۔ یہ دوسروں کے لیے ایک اشارہ ہے کہ ہم کبھی نہ ختم ہونے والی تصویر میں رہتے ہیں اور سب کی خدمت کے لیے کھڑے ہیں۔پگڑی مکمل ذمہ داری کے علاوہ کسی چیز کی نشاندہی نہیں کرتی۔ جب آپ اپنی پگڑی پہن کر باہر کھڑے ہونا چاہتے ہیں، تو آپ بغیر کسی خوف کے ایک فرد کے طور پر کھڑے ہوتے ہیں، چھ ارب لوگوں میں سے ایک فرد۔ یہ سب سے غیر معمولی کام ہے۔" (سکھ نیٹ سے نقل کیا گیا)

عاجزی آپ کے سفر کا نچوڑ ہے۔

عاجزی سکھ مذہب کا ایک اہم پہلو ہے۔ اس کے مطابق سکھوں کو رب کے سامنے عاجزی سے جھکنا چاہیے۔ عاجزی یا نرمی پنجابی میں پاس سے جڑا لفظ ہے۔ عاجزی ایک خوبی ہے، جس کی گربانی میں زور و شور سے تبلیغ کی جاتی ہے۔ اس پنجابی لفظ کا ترجمہ "عاجزی"، "مہربانی" یا "نرمی" ہے۔ کوئی شخص جس کا ذہن اس خیال سے پریشان نہ ہو کہ وہ کسی سے بہتر یا زیادہ اہم ہے۔

مسئلہ کی جگہ - اوپر صحیح جملہ نہیں ہے۔
یہ تمام انسانوں کی پرورش کے لیے ایک اہم خوبی ہے اور ایک سکھ کے ذہن کا ایک لازمی حصہ ہے اور یہ خوبی ہر وقت سکھ کے ساتھ ہونی چاہیے۔ سکھوں کے اسلحہ خانہ میں دیگر چار خصوصیات ہیں:
سچائی (سَتی)، خوشی (سنتوکھ)، ہمدردی (مہربانی) اور پریم (محبت)۔
یہ پانچ خوبیاں ایک سکھ کے لیے ضروری ہیں اور ان خوبیوں کو پروان چڑھانے اور انہیں اپنی شخصیت کا حصہ بنانے کے لیے گربانی کا مراقبہ اور تلاوت کرنا ان کا فرض ہے۔
گربانی ہمیں کیا بتاتی ہے:
"عاجزی کا پھل بے حقیقی سکون اور خوشی ہے۔ عاجزی کے ساتھ وہ رب، کمال کے خزانے کا دھیان کرنا جاری رکھتے ہیں۔ رب سے آگاہ انسان عاجزی میں ڈوبا ہوا ہے۔ جس کا دل رحم سے عاجزی سے بھرا ہوا ہے۔ سکھ مذہب عاجزی کو بھیکھ مانگتا ہے۔ رب کے سامنے کٹورا۔

"صبر کو اپنے کان کی بالی، نرمی کو اپنے بھیک مانگنے کا پیالہ اور مراقبے کو

اس راکھ کو بنا لو، جو آپ اپنے جسم پر لگاتے ہیں"۔ ایس جی جی ایس صفحہ 6۔

"عاجزی کے دائرے میں لفظ حسن ہے۔ بے مثال حسن کی صورتیں ہیں۔" ایس جی جی ایس صفحہ 8۔

"عاجزی، نرمی اور عام فہم میری ساس اور سسر ہیں"۔ ایس جی جی ایس صفحہ 152۔

روحانیت کی طرف سفر

گرو گرنتھ صاحب ایک لافانی زندہ گرو، سکھ گروؤں، ہندو اور مسلم سنتوں کی ایک نظم کی شکل میں لیکھ ہے۔ تحریر ان کے ذریعے سے تمام بنی نوع انسان کے لیے واہے گرو کی طرف سے ایک تحفہ ہے۔ گرو گرنتھ صاحب میں نظر کسی بھی طرح کے دکھ کے بغیر رب کے انصاف پر مبنی معاشرے کی ہے۔ جب کہ گرنتھ ہندو مذہب اور اسلام کے صحیفوں کو مانتا ہے اور ان کی عزت کرتا ہے، یہ ان مذاہب میں سے کسی ایک کے ساتھ اعلیٰ کردار، میل ملاپ نہیں دکھاتا ہے۔ گرو گرنتھ صاحب میں عورتوں کو مردوں کے برابر ہی عزت دی جاتی ہے۔ خواتین میں بھی مردوں کی طرح روحیں ہوتی ہیں اور اس طرح انہیں نجات حاصل کرنے کے مساوی مواقع کے ساتھ اپنی روحانیت پیدا کرنے کا مساوی حق ہوتا ہے۔ خواتین ہلے مذہبی اجتماعات سمیت تمام مذہبی، ثقافتی، سماجی اور سیکولر کاموں میں حصہ لے سکتی ہیں۔

سکھ مذہب مساوات، سماجی انصاف، انسانیت کی خدمت اور دوسرے مذاہب کے لیے رواداری کی وکالت کرتا ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں مہربانی، ایمان داری، نرمی اور سخاوت کے نظریات پر عمل کرتے ہوئے سکھ مذہب کا لازمی پیغام ہر وقت رب کی روحانی عقیدت اور تعظیم ہے۔ سکھ مذہب کے تین بنیادی اصول ہیں: مراقبہ کرنا اور واہے گرو کو یاد کرنا، ایماندارانہ زندگی گزارنے کے لیے کام کرنا اور دوسروں کے ساتھ اشتراک کرنا۔
روح کے لیے اس روحانی سفر پر جانے کی کوشش کرنے کے لیے مبارکباد۔ ترجمہ کبھی بھی اصل کے قریب نہیں ہو سکتا، خاص طور پر جب پورا گرو گرنتھ صاحب نظم میں ہو اور استعاروں کا استعمال کام کو بہت مشکل بنا دیتا ہے۔ الہی پیغام میں، ہندو اور مسلم افسانوی کہانیوں کا اکثر خوشی، ہرناکش، لکشمی، برہما وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ براہ کرم انہیں لفظی طور پر نہ پڑھیں بلکہ ان کے پیچھے کی بات یا پیغام کو سمجھیں۔ توجہ اس بات پر ہے کہ رب ایک ہے اور اس کے ساتھ ایک ہونا انسانی زندگی کا کام ہے۔

آپ کی زبان میں رب کا پیغام آپ تک پہنچانے کے لیے یہ کام کئی رضاکار کے ذریعے برسوں سے کیا جا رہا ہے، اگر آپ کو کوئی سوال ہے، تو براہ کرم walnut@gmail.com پر بلا جھجک ای میل کریں اور ہم اس سفر میں آپ کے ساتھ شامل ہونا پسند کریں گے۔